प्रो:- शेख मोहम्मद जाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं: 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड
مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Sub Editor: Quazi Mujebur Rahman
Tameerurdu@gmail.com
ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 | Vol:08 / Issue : 195 Tuesday 22nd July 2025 / Rs.2 / Pages: 4 | www.dailytameer.com
جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۱۹۵، مورخہ ۲۲ جولائی ۲۰۲۵ء، بروز منگل، ۲۶ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

پرائم منسٹر منصوبے کے تحت وقف بورڈ کرے گا بیڑ میں میڈیکل کالج کا قیام و اسٹیڈیم

وقف بورڈ چیئر مین قاضی سمیر کی انتظامیہ کے ساتھ میٹنگ

بیڑ (نامہ نگار): بیڑ شہر کی ترقی میں اب ایک اور قابلِ فخر باب جڑنے جا رہا ہے۔ وزیر اعظم جن وکاس کاریکرم (PMJVK) اسکیم کے تحت مہاراشٹر وقف بورڈ کے ذریعے بیڑ شہر میں ایک سہولت سے آراستہ میڈیکل کالج اور کھیلوں کے شوقین افراد کے لیے جدید کھیل کا میدان (اسپورٹس کمپلیکس) قائم کیا جائے گا۔ اسی ضمن میں آج ضلع کلکٹر کے دفتر میں ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ کی صدارت ضلع کلکٹر ویویک جانسن نے کی۔ اس موقع پر مہاراشٹر ریاست وقف بورڈ کے چیئر مین ن۔ سمیر قاضی، ضلع سرجن ڈاکٹر سنجے راؤت، محکمہ اصلاح اراضی کے نائب ضلع افسر سوریہ ونشی، ایس ڈی ایم، بیڑ میونسپل کونسل کے چیف آفیسر، تحصیلدار بیڑ، ضلع کھیل افسر، وقف افسر سمیت دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔ میٹنگ میں فیصلہ لیا گیا کہ اگلے 15 دنوں میں دونوں منصوبوں سے متعلق تکنیکی پہلوؤں کی جانچ کر ایک تفصیلی رپورٹ تیار کی جائے گی، جسے ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ و بیڑ ضلع کے رابطہ وزیر اجیت پوار کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اس رپورٹ کی منظوری کے بعد ہی دونوں منصوبوں پر باضابطہ عملدرآمد شروع کیا جائے گا۔ مزید معلومات کے مطابق بیڑ کے ضلع کلکٹر آفس میں منعقدہ اس اہم میٹنگ میں یہ طے کیا گیا کہ: پانگری روڈ پر کھیل کا میدان (کھیل اسٹیڈیم) اور سروے نمبر 115 میں میڈیکل کالج کا قیام جلد ہی شروع کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں وقف بورڈ کے چیئر مین سمیر قاضی نے ضلع کلکٹر سے تفصیلی گفتگو کی اور دونوں منصوبوں کی ضرورت و افادیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد ضلع کلکٹر نے متعلقہ ضلع انتظامیہ کے افسران کو ہدایت دی کہ وہ ان دونوں امور پر تکنیکی نکات کی جانچ کر کے مکمل رپورٹ جلد از جلد پیش کریں۔ بتایا گیا ہے کہ ان دونوں منصوبوں کے لیے وقف بورڈ کے چیئر مین سمیر قاضی کی خصوصی کوششیں رہی ہیں۔ انہی کی کاوشوں سے یہ منصوبے اب عملی شکل میں آنے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ضلع انتظامیہ یہ رپورٹ جلد ہی ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ کو پیش کرے گا، جس کے بعد نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار اس موضوع پر میٹنگ کر کے حتمی فیصلہ لیں گے۔

ایئر انڈیا کے طیارے کو ممبئی میں حادثہ سے بال بال بچایا گیا

ایئر انڈیا کے طیارے کو ممبئی میں حادثہ سے بال بال بچایا گیا 21 جولائی کو کوچین سے ممبئی آنے والی ایئر انڈیا کی پرواز A12744 رن وے پر اترتے وقت پھسل گئی۔ ممبئی میں شدید بارش کی وجہ سے لینڈنگ کے دوران طیارہ قابو سے باہر ہو کر رن وے سے ہٹ گیا۔ حکام کے مطابق، فوری طور پر ایمرجنسی ٹیمیں حرکت میں آ کر تمام مسافروں اور عملے کو بحفاظت طیارے سے باہر نکال دیا۔ اس واقعہ میں طیارے کے انجن اور تین ٹائروں کو نقصان پہنچا جبکہ رن وے کا کچھ حصہ بھی متاثر ہوا۔ دیگر پروازوں کی لینڈنگ کے لیے ثانوی رن وے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ایئر انڈیا کا کہنا ہے کہ متاثرہ طیارے کو معائنے کے لیے الگ مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے، تاہم طیارے میں کتنے مسافر موجود تھے، اس کی تفصیلات ابھی آنا باقی ہیں۔

نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکر کا استعفیٰ

نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھر نے پیر کے روز اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ انہوں نے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کو پیش کردہ اپنے استعفیٰ میں کہا کہ وہ صحت کی دیکھ بھال کو ترجیح دیتے ہوئے اور طبی مشورے کے مطابق فوری طور پر اپنے عہدے سے سبکدوش ہو رہے ہیں انہوں نے آئین کے آرٹیکل 67(a) کے تحت استعفیٰ دیا اور کہا کہ یہ میرے لیے فخر اور اطمینان کی بات رہی کہ میں اس اہم دور میں ہندوستان کی بے مثال اقتصادی ترقی اور ہمہ گیر پیش رفت کا مشاہدہ کرنے اور اس میں حصہ لینے کا موقع پا سکا۔

حج 2026: دوران حج میاں بیوی ایک کمرے میں نہیں رہ سکیں گے: سعودی

نئی دہلی: سعودی عرب میں حج کے دوران میاں بیوی ایک کمرے میں ایک ساتھ نہیں رہ سکیں گے۔ اس بار مرد اور خواتین حجاج کو الگ الگ کمروں میں ٹھہرایا جائے گا۔ سعودی عرب کی حکومت نے عازمین حج کو مرد اور خواتین کو ایک ہی کمرے میں رکھنے کا نظام ختم کر دیا ہے۔ مردوں کو بھی خواتین حجاج کے کمروں میں جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ہر سال ملک بھر سے تقریباً 1.75 لاکھ عازمین سعودی عرب روانہ ہوتے ہیں۔ حج کمیٹی آف انڈیا سعودی عرب میں عازمین حج کے قیام کے لیے ہوٹل اور عمارتیں کرائے پر دیتی ہے۔ کمروں کے سائز کے مطابق ایک ہی ریاست کے مرد اور خواتین عازمین حج کے گروپ بنانے اور انہیں ایک ہی کمرے میں رکھنے کا انتظام ہے۔ حج کمیٹی آف انڈیا نے حج 2026 کے لیے رہنما خطوط جاری کرتے ہوئے مطلع کیا ہے کہ سعودی عرب کی حکومت نے مرد اور خواتین عازمین حج کو ایک ہی کمرے میں ایک ساتھ رکھنے کے انتظامات کو ختم کر دیا ہے۔ سعودی حکومت کے قوانین کے مطابق مرد حجاج کو خواتین کے کمروں میں داخلے کی اجازت نہیں ہوگی۔ قریبی رشتہ داروں کو ملحقہ کمرے ملیں گے۔ ریاستی حج کمیٹی کے سکریٹری ایس پی تیواری نے کہا کہ رہنما خطوط کے مطابق ایک ہی عمارت میں ایک شہر کے عازمین حج کو ٹھہرانے کو ترجیح دی جائے گی۔ میاں بیوی اور قریبی رشتہ داروں کے کمرے ایک دوسرے سے ملحق رکھنے کے لیے کہا گیا ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر ایک دوسرے کی مدد کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ محرم کے بغیر کیٹیگری میں جانے والی خواتین کو ساتھ رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس انتظام سے متعلق کئی عملی مسائل کے پیش نظر حج کمیٹی آف انڈیا کو ایک خط بھیجا جائے گا۔ تاہم حتمی فیصلہ سعودی عرب کی حکومت کو کرنا ہے۔ ہندوستانی عازمین حج کو اکیلے اکیلے رہنے کی اجازت دی گئی۔: ریاستی حج کمیٹی کے سکریٹری ایس پی تیواری نے کہا کہ سعودی عرب میں دنیا کے تمام ممالک کے مرد و خواتین عازمین حج کو الگ الگ کمروں میں ٹھہرایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان جانے والے زیادہ تر عازمین عمر رسیدہ اور کم تعلیم یافتہ ہیں۔ اس کے پیش نظر سعودی حکومت نے صرف ہندوستانی مرد و خواتین حجاج کو ایک ہی کمرے میں ایک ساتھ رہنے اور باورچی خانے کی اجازت دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگوں نے شکایت کی کہ خواتین ایک کمرے میں رہنے کی وجہ سے بے پردہ ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرد اور خواتین عازمین حج کو الگ الگ کمروں میں رکھنے کی کوشش گزشتہ سال سے جاری ہے۔

ہنی ٹریپ میں بی جے پی کے دو سمیت ریاستی حکومت کے چار وزراء شامل

سنجے راوت کا سنسنی خیز دعویٰ، پرفل لوڈھا کی تحقیقات سی بی آئی کو سونپی جائے

ممبئی: رپورٹ: ضمیر قاضی: ریاست کی سیاست میں 'ہنی ٹریپ' کے معاملے نے تہلکہ مچا دیا ہے۔ اسی دوران شیوسینا (ادھو ٹھاکرے گروپ) کے رہنما اور رکن پارلیمنٹ سنجے راوت نے پیر کو ایک اور بڑا انکشاف کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہنی ٹریپ کا استعمال کر کے مہا وکاس اگھاڑی (ایم وی اے) کی حکومت گرائی گئی۔ راوت نے کہا، ہمارے 15-16 ایم ایل اے اور 4 نوجوان رکن پارلیمنٹ کو توڑا گیا۔ اس ہنی ٹریپ میں موجودہ حکومت کے 4 وزراء ملوث ہیں، جن میں سے 2 بی جے پی کے ہیں۔ راوت نے مرکزی وزیر گریش مہاجن اور پرفل لوڈھا کی تصاویر سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'X' پر پوسٹ کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اس معاملے کی جانچ سی بی آئی سے کرائی جائے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس پر اسمبلی میں عوام کو گمراہ کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ مہاراشٹر میں ہنی ٹریپ کا ایک بڑا نیٹ ورک سرگرم ہے۔

سی بی آئی جانچ سے دودھ کا دودھ، پانی کا پانی ہو جائے گا

سنجے راوت نے اپنی پوسٹ میں لکھا کہ وزیر اعلیٰ فڑنویس نے اسمبلی میں کہا تھا کہ ریاست میں ہنی ٹریپ جیسا کوئی معاملہ نہیں ہے، لیکن یہ اطلاع گمراہ کن اور غلط تھی۔ انہوں نے کہا: بی جے پی نے اپوزیشن کے ایم ایل ایز کو توڑنے کے لیے ای ڈی، سی بی آئی کے ساتھ ساتھ ہنی ٹریپ کا بھی استعمال کیا۔ اس سازش کے پیچھے لوڈھا کا ہاتھ ہے۔ اگر ان تصویروں کی سی بی آئی سے تفتیش کرائی گئی، تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

لوڈھا کے پاس پین ڈرائیو اور سی ڈیز... پولیس چھاپے مار رہی ہے۔ راوت نے دعویٰ کیا کہ اس ہنی ٹریپ معاملے میں 4 وزراء اور کئی افسران ملوث ہیں۔ فی الحال پولیس پرفل لوڈھا کے کئی ٹھکانوں پر چھاپے مار رہی ہے۔ راوت کے مطابق: پولیس کو چار پین ڈرائیو اور دو سی ڈی کی تلاش ہے۔ ان میں جو کچھ ہے، وہ گریش مہاجن اور فڑنویس کو بھی معلوم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ہنی ٹریپ کی شروعات دہلی سے ہوئی تھی، جس کا مقصد مہا وکاس اگھاڑی حکومت کو گرانا تھا۔ راوت نے الزام لگایا کہ اس ٹریپ کے ذریعے 16-17 ایم ایل اے اور 4 ایم پیز کو بی جے پی میں شامل کرایا گیا۔ انہیں سی ڈی دکھا کر بلیک میل کیا جاتا تھا۔ ای ڈی اور سی بی آئی سے یہ معاملہ بالکل الگ ہے۔ انہوں نے کہا: لوڈھا اس پورے ہنی ٹریپ کا ماسٹر مائنڈ ہے۔ وزیر اعلیٰ فڑنویس اور لوڈھا کی تصویر کی تفتیش ہونی چاہیے۔ اس قسم کے کیسز میں متاثرہ شخص شکایت نہیں کرتا بلکہ اسے بلیک میل کیا جاتا ہے، اور اب بلیک میل کرنے والے خود بلیک میل ہو رہے ہیں۔ راوت نے کہا کہ اس پورے نیٹ ورک کے تار جامنیر، جلگاؤں، ناسک، ٹھانے اور دہلی سے جڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ایکناتھ کھڑسے کا انٹرویو لیا جائے، جس سے کئی راز کھل کر سامنے آئیں گے۔ راوت نے کہا کہ منگل کو سامنا اخبار کے اداریے میں کئی حقائق بے نقاب کیے جائیں گے۔

کیا ہے ہنی ٹریپ معاملہ؟: اس مبینہ ہنی ٹریپ نیٹ ورک میں 72 سے زائد سینئر افسران شامل ہیں جن میں IAS، IPS افسران اور بعض سابق و موجودہ وزراء شامل ہیں۔ اس معاملے کی شروعات ناسک سے ہوئی، جہاں ایک پانچ ستارہ ہوٹل میں کچھ حساس ویڈیوز ریکارڈ کیے جانے کا دعویٰ ہے۔ ایک خاتون کی شکایت کے بعد یہ معاملہ سامنے آیا۔ خاتون نے بتایا کہ اس کے پاس کئی سینئر افسران اور لیڈروں کے قابلِ اعتراض ویڈیوز ہیں۔ ٹھانے کرائم برانچ کو اب تک اس معاملے میں تین شکایات موصول ہو چکی ہیں، اور خفیہ تفتیش جاری ہے۔ ایک خاتون پر الزام ہے کہ اس نے اعلیٰ عہدیداروں اور سیاستدانوں کو بلیک میل کر کے کروڑوں روپے بٹورے۔ کانگریس لیڈر نانا پٹولے نے اسمبلی میں ایک پین ڈرائیو دکھا کر دعویٰ کیا تھا کہ اس میں 72 آئی اے ایس افسران اور سابق وزراء کی کلپس موجود ہیں۔

وزیر اعلیٰ کا ردعمل: صرف الزام نہ لگائیں، ثبوت دیں

مرہٹواڑہ تاجر کانفرنس میں بیڑ ضلع کی سرگرم شرکت

مختلف مسائل پر آواز بلند کی، وزیروں کی توجہ مبذول کرائی

بیڑ (نمائندہ): اتوار کو چھترپتی سنبھاجی نگر میں مرہٹواڑہ تاجر کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں بیڑ ضلع تاجر مہاسنگھ کے عہدیداران اور اراکین نے سرگرم حصہ لیا۔ اس دوران تاجروں نے مختلف مسائل پر زوردار انداز میں اپنی بات رکھی اور ریاستی حکومت کی توجہ ان مسائل کی جانب مبذول کرائی۔ اس پروگرام میں مہاراشٹر کے وزیر برائے سماجی انصاف و سنبھاجی نگر کے رابطہ وزیر سنجے شرساٹھ اور دودھ و غیر روایتی توانائی کے وزیر اتل ساوے بطور مہمانِ خصوصی موجود تھے۔ اس موقع پر وزیروں کو ایک یادداشت پیش کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ کے ساتھ مشترکہ میٹنگ منعقد کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ مورخہ 20 جولائی کو MASSIA کے رتن پربھا بالا صاحب پوار آڈیٹوریم، چیکلٹھانہ MIDC، چھترپتی سنبھاجی نگر میں اس شاندار تاجر کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا افتتاح سماجی انصاف کے وزیر سنجے شرساٹھ اور دودھ و غیر روایتی توانائی کے وزیر اتل ساوے نے کیا۔ رہنمائی کے لیے مان سنگھ پوار اور ستیہ نارائن لاہوٹی موجود رہے۔ اس کانفرنس کا اہتمام صدر آدیش پال چھابڑا اور ان کی منتظمہ کمیٹی نے کیا۔ بیڑ ضلع سے بڑی تعداد میں تاجر اس کانفرنس میں شریک ہوئے۔ مرہٹواڑہ چیمبر آف کامرس کے 28 سال مکمل ہونے کی خوشی میں اور تاجروں کے مختلف مسائل پر گفت و شنید کے لیے اس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر بیڑ ضلع تاجر مہاسنگھ کے صدر جناب اشوک شیٹے کو منتظمین کی طرف سے شال، ناریل اور اعزازی نشان دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔ اپنی تقریر میں اشوک شیٹے نے درج ذیل مسائل اٹھائے: حکومت سولر بجلی پیدا کرنے والی یونٹس پر نئی پابندیاں لگا رہی ہے، جو صنعت کاروں کے لیے رکاوٹ بن رہی ہیں ان پابندیوں کو فوراً ختم کیا جائے۔ تاجروں کے بجلی بل میں شامل ڈیمانڈ چارج اور ویلنگ چارج کو کم کیا جائے۔ حکومت کی جانب سے بار بار یقین دہانی کے باوجود پیشہ ورانہ ٹیکس (بزنس ٹیکس) تا حال ختم نہیں کیا گیا ہے اسے فوراً منسوخ کیا جائے۔ پروگرام کے بعد انہوں نے یہ تمام مطالبات تحریری یادداشت کی صورت میں وزیروں کو پیش کیے۔ اسی موقع پر مرہٹواڑہ تاجر سنگھ کے سابق صدر ستیہ نارائن لاہوٹی کو بھی خصوصی اعزاز دیا گیا۔ انہوں نے تاجروں کو موزوں رہنمائی فراہم کی۔ وزیروں نے یقین دہانی کرائی کہ حکومت تاجروں کے مسائل پر سنجیدگی سے غور کرے گی اور آئندہ منگل کے روز تاجروں اور وزیر اعلیٰ کے درمیان ایک مشترکہ میٹنگ منعقد کی جائے گی، جس میں مسائل کے حل پر گفتگو ہوگی۔ یہ تاجر کانفرنس بے حد کامیاب رہی۔ بیڑ ضلع کے کونے کونے سے تاجر بڑی تعداد میں اس میں شریک ہوئے۔ اس دوران درج ذیل اہم شخصیات موجود تھیں: بیڑ ضلع تاجر مہاسنگھ کے رہنما ستیہ نارائن لاہوٹی، ضلع صدر اشوک شیٹے، شہر صدر پراکش کانگاؤں کر، سدام چوہان، جنرل سکریٹری توکارام سولنکے، لئیق احمد، جھگڑے صاحب، بالو شیٹھ تھگلے، بھارت شیٹے، بالا پرساد جاجو، گنگا بھیشن کروا... اور دیگر تاجر بھائی اور عہدیداران بڑی تعداد میں اس کانفرنس میں موجود رہے۔

بیڑ میں رابطہ وزیر کے کھڈے کا قیام

بیڑ (نامہ نگار): بیڑ شہر اس وقت سنگین بحرانوں سے گزر رہا ہے۔ کھلے ہوئے بجلی کے ٹرانسفارمر، کھلی نالیاں، ہر طرف گڑھے، کچرے کے ڈھیر، پینے کے پانی کی بدنظمی ایسی سیکڑوں مسائل شہریوں کے لیے کسی جہنم کی اذیت سے کم نہیں۔ بیڑ کے رابطہ وزیر اجیت پوار سے اپیل کی گئی ہے کہ جس طرح بارامتی مہاراشٹر کے لیے ایک مثالی ماڈل ہے، اسی طرح بیڑ کو بھی ایک مثالی شہر بنائیں۔ نئے عہد (نو پَرو) کی تھیم لے کر گھومنے والوں کو پہلے اپنی بارامتی دکھائیے یہ مطالبہ شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے گروپ) کے ضلعی صدر اُلھاس گرام نے کیا۔ آج بیڑ شہر میں چھترپتی شیواجی مہاراج چوک سے راجوری ویس تک کے سڑک پر پھیلے گڑھوں کے خلاف شیوسینا ادھو ٹھاکرے گروپ کی جانب سے زوردار احتجاج کیا گیا۔ اس دوران ایک بڑے گڑھے کو رابطہ وزیر گڑھا قرار دے کر باقاعدہ اس کا نام رکھا گیا، اور باقی گڑھوں کو رابطہ وزیر کی فائدہ اٹھانے والی اولاد قرار دیا گیا۔ اس علامتی احتجاج میں گڑھے کے اندر رابطہ وزیر کی تصویر رکھی گئی، اسے گل پوشی، ہار چڑھا کر اور ڈھول بجا کر عوام کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ اُلھاس گرام نے کہا کہ چھترپتی شیواجی مہاراج چوک سے لے کر راجوری ویس تک کا مین روڈ آج گڑھوں سے بھرا ہوا ہے۔ اسی راستے سے طلبہ اسکول و کالج جاتے ہیں، مریض ضلع اسپتال آتے ہیں، دیہی کسان اپنی سبزیاں لے کر اسی راستے سے شہر کی منڈی پہنچتے ہیں، اور تاجر بھی اسی راستے پر اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ اس روڈ پر میونسپل کونسل اور ضلع پریشد جیسے انتظامی ادارے بھی موجود ہیں، اس کے باوجود حالات ابتر ہیں۔ انہوں نے اجیت پوار سے اپیل کی کہ ایک بار خود شہر کا دورہ کریں تاکہ انہیں زمینی حقیقت کا اندازہ ہو سکے۔

ساتھ ہی، نئے عہد کی تھیم پر چلنے والی ٹیم کو سمجھائیں اور انہیں بارامتی کا دورہ کروائیں تاکہ انہیں ترقی کا حقیقی ماڈل سمجھ آ سکے۔ بیڑ کی بدحالی بھی بارامتی کی طرح خوشحالی میں بدلے یہ شہریوں کی آپ سے امید ہے، اسے ٹوٹنے نہ دیں ایسا جذباتی پیغام بھی گرام نے دیا۔ اس احتجاج میں بڑی تعداد میں شیوسینک موجود تھے۔ جن میں خاص طور پر: خاتون رابطہ کار میرا تائی نولے، نائب ضلع صدر سنجے مہادوار، راجو بھاؤ مہوالے، رتن تاتیا گجر، اسمبلی صدر سشیل پنگلے، نوناتھ پربھالے، تھگلے وشال، گنیش لونکر، ونود گورکھ، جگدیش گرام، پردیپ کوٹھولے، ستیش سنگھ پردیسی، شرد پوار، دلیپ پوار، مچھیندر کالے، چندو نانا کاگدے، پریم تاکتوڑے، بلی کوٹھولے، وشال تامبے وغیرہ شامل تھے۔

رکن پارلیمنٹ سنیل تٹکرے اور دھننجے منڈے نے قبول کی شیخ نظام کی مہمان نوازی، بیڑ شہر کے زیر التوا مسائل پر محضر پیش

بیڑ (نمایندہ): نر دھار نویا پرو چاہ، پروگرام کے موقع پر راشٹروادی کانگریس پارٹی کے ریاستی صدر و رکن پارلیمنٹ سنیل تٹکرے، سابق وزیر و رکن اسمبلی دھننجے منڈے، مہاراشٹر مہلا آیوگ کی صدر روپالی چاکنکر، رکن اسمبلی وجے سنگھ پنڈت، ریاستی صدر سورج چوہان، قومی ترجمان پرانجے پے، کلیان کاکا آکھاڑے، رکن اسمبلی وکرم کالے، سابق رکن اسمبلی سنجے داؤند، رمیش راؤ آڈسکر سمیت دیگر معزز مہمان بیڑ شہر میں تشریف لائے۔ ان سبھی مہمانوں کے لیے شیخ نظام اور شیخ امر کے خاندان و دوستوں کی جانب سے سنیہ بھوجن (محبت بھرا ظہرانہ) کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر ریاستی صدر سنیل تٹکرے کا یومِ پیدائش بھی بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ اسی کے ساتھ بیڑ شہر کے اقلیتی اکثریتی علاقوں سے متعلق زیر التوا مسائل کے حل کے لیے ایک یادداشت پیش کی گئی۔ یادداشت میں خاص طور پر درج ذیل مطالبات شامل تھے:

اقلیتی سماج کی لڑکیوں کے لیے ہاسٹل (واستی گرہ) کا قیام
اردو گھر کا قیام
نئے عیدگاہ (بالے پیر) تک جانے کے لیے کنکریٹ سڑک
اور عیدگاہ کے احاطے کا کنکریٹ کرن
بندوسرا ندی کے کنارے واقع زمین (پیٹھ بیڑ علاقہ) کو عیدگاہ کے لیے مختص کیا جائے
پرانا بازار ویس سے لے کر چھترپتی شیواجی مہاراج کے مجسمہ تک سڑک کی تعمیر
بیڑ شہر کے اہم نالوں کی ترقی
بیڑ شہر کے اہم راستوں کی مرمت
سینٹر نالا (بھاجی منڈی سے بندوسرا ندی تک)
اسلام پورہ، مومن پورہ، گاندھی نگر، ملت نگر، محمدیہ کالونی، بلال نگر ان تمام علاقوں میں سڑکیں اور نالیاں تعمیر کی جائیں
کنکالیشور مندر اور درگاہ کے احاطے میں نالے کی تعمیر
بالے پیر علاقے کے بانگر نالے کی تعمیر
بندوسرا ندی کا ترقیاتی ماڈل نریمن پوائنٹ کی طرز پر بنایا جائے تاکہ کاروبار و صنعت کو فروغ مل سکے

یہ تمام مطالبات سنیل تٹکرے، دھننجے منڈے اور وجے سنگھ پنڈت کے سامنے پیش کیے گئے۔ اس پر تٹکرے صاحب نے مثبت گفتگو کرتے ہوئے یقین دلایا کہ یہ تمام مسائل محترم اجیت دادا پوار کے توسط سے جلد از جلد حل کیے جائیں گے۔ اس موقع پر تمام معزز مہمانوں کا پرتپاک استقبال شیخ نظام، راشٹروادی کانگریس پارٹی کامگار آگھاڑی کے ریاستی نائب صدر شیخ امر زین الدین، خیوم انعامدار، ستار انعامدار، شیخ خدیر، سید اعظم، شیخ ذاکر، شیخ ناصر، مومن زبیر اور مدیر شیخ طیب، یوگیش شرساگر سمیت دیگر معززین نے کیا۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

خدایا فلسطین کا حل ایک خواب بن کے رہ گیا!!

مفتی رفیق احمد کولاری قادری

دنیا میں دو مسائل ایسے ہیں جو اب تک حل نہیں ہوئے ایک کشمیر کا مسئلہ دوسرا فلسطین کا مسئلہ۔ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے تب سے یہ دونوں مسائل سنتے آرہے ہیں۔ لاکھوں اربوں بے گناہ لوگ مارے گئے۔ کروڑوں پریوار کا آباد گلشن ویران ہوگیا۔ گھنی آبادیاں کھنڈروں میں تبدیل ہوگئیں۔ نہ جانے کتنے معصوم بچوں کی جانیں فلک بوس عمارتوں کے ملبے تلے دب کے رہ گئیں۔ پرشکوہ عمارتیں زمین بوس ہوگئیں۔ ظالموں نے مسجدوں سے لیکر اسپتالوں تک کو تاخت وتاراج کردیا۔ تعلیم گاہوں کو نشانہ بنا کر تہس نہس کردیا۔ حد تو یہ کہ ان ظالموں نے گھروں کو پامال کرکے معصوم بچوں اور انکے پریوار کو بے گھر کردینے کے ساتھ ساتھ انہیں بے بس وبے کس بنا کر سڑکوں پرلا کھڑا کردیا۔ چند دن پہلے اخباروں کی سرخیاں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آگیا کہ غزہ کے بے شمار نونہال بچے بھکمری اور بھوک پیاس سے موت کے آغوش میں ہمیشہ ہمیش کے لیے چلے گئے۔

ستم بالائے ستم یہ کہ اک طرف غزہ کے بچے بھوک وپیاس میں تڑپ رہے ہیں وہیں دوسری طرف ہمارے اسلامی ممالک کے حکمران امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو اربوں درہم تحفے میں پیش کررہے ہیں۔ ہمارے حکمران سمجھ رہے کہ غزہ کے بچوں کے لیے درہم ودینار کی ضرورت نہیں انہیں صرف منبر ومحراب کی آہ وفغاں اور دعا وگریہ وزاری کی ضرورت ہے۔ پوری دنیا اسرائیل کی جارحیت اور بربریت کے خلاف کھڑی ہے وہیں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اسرائیل کی جئے جئے کاری میں لگا ہوا ہے۔ انہیں ہتھیار فراہم کرنے تک کا کام امریکہ انجام دے رہا ہے۔ ہمیں ان گوری چمڑی والے یہود ونصاریٰ سے کوئی گلہ وشکوہ نہیں کیونکہ وہ تو شروع ہی سے ہمارے جانی دشمن ہیں جیسے کہ قرآن کہہ رہا ہے وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ۔ یہودی اور عیسائی ہرگز آپ سے راضی نہ ہوں گے جب تک آپ ان کے دین کی پیروی نہ کرلیں (بقرہ:120)۔

اب غزہ کوئی جغرافیائی حقیقت نہیں۔ یہ اب ایک اجتماعی قبر ہے۔ جہاں ہر دن نئی قبریں کھودی جاتی ہیں۔ مگر کوئی کتبہ نہیں لگتا۔ نہ نام، نہ تاریخ پیدائش، نہ تاریخ وفات۔ بس ایک ہجوم ہے جو ماضی حال اور مستقبل کو اپنی آنکھوں کے سامنے دفن کرتا جارہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جنگیں حکومتیں لڑتی ہیں مگر مرتے عوام ہیں۔ غزہ میں تو حکومتیں بھی محصور ہوچکی ہیں اور عوام بھی۔ یہاں امن کا دروازہ کھلتا نظر نہیں آرہا۔ نہ غزہ کے بچوں کے لیے ایک روشن و خوشحال صبح نمودار ہورہا ہے۔ فلسطینی باشندے روز اول سے بھرپور مزاحمت کررہے ہیں۔ ایک طرف بمبار طیارے ہیں اور دوسری طرف بچوں کی وہ خونچکاں تصویریں جو امت مسلمہ کو شرمسار کررہی ہیں۔ اور چیخ چیخ کر پکار رہی ہیں کہ تم عیش وآرام سے زندگی بسر کرو اور ہم موت کی پوشاک پہن کر اللہ اور اسکے حبیب پاک ﷺ سے اپنی فریاد اور دکھڑا سنائیں گے۔ ہمارا اس دنیا میں کوئی پرسان حال نہیں تو کیا جنت وبہشت، حور وقصور ہمارے استقبال کے لیے کھڑے انتظار کررہے ہیں۔ ہمیں دنیوی بھوک وپیاس نڈھال تو کرسکتی ہے لیکن ایمان وایقان، صبر وشکیب سے کبھی برگشتہ نہیں کرسکتی۔ یہ غزہ کے بچوں کی پکار ہے۔ ابھی غزہ نامی علاقہ دنیا کے نقشے سے معدوم ہوگیا۔ انسانی آبادی ویران ہوگی۔ آبادیاں قبروں میں تبدیل ہوگئیں۔ افسوس اس بات کا کہ اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی مسلم حکمران اور اسلامی ممالک امریکی صدر اور اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کی تعریف وتوصیف میں آسمان وزمین کے قلابے ملاتے نظر آرہے ہیں۔ اب تو امریکی صدر کو نوبل پرائز دینے کی تیاریاں بھی چالو ہیں۔

اقوام متحدہ کی قراردادیں انسانی حقوق کے عالمی منشور انصاف کے دعوے دار بین الاقوامی ادارے سب غزہ میں ہونے والے ظلم کو روکنے سے قاصر ہیں۔ دنیا بھر میں لوگ غزہ میں ہونے والے مکروہ جرائم کے خلاف اپنی آواز بلند کررہے ہیں مگر اسرائیل اور امریکا کی حکومتوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہورہا۔ مگر تاریخ اس ظلم وزیادتی کو نہ بھولے گی اور نہ معاف کرے گی۔ ظلم جہاں بھی ہو انسان کے اندر کی انسانیت اگر زندہ ہو تو خاموش نہیں رہ سکتا۔ تو پھر یہ عالم اسلام کیوں خاموش ہے؟؟ تمام مسلم ممالک فلسطینیوں کے لیے کیا کررہے ہیں؟؟ اس خاموشی کا حساب ایک نہ ایک دن دینا ہوگا۔ یہ وقت ہے کہ تمام ممالک ایک ہوکر فلسطینیوں کی آواز بنیں اوران کا ساتھ دیں۔ ورنہ وہ دن دور نہیں کہ جو آگ آج غزہ میں معصوم شہریوں کو جھلسا رہی ہے وہ آگ کسی بھی وقت ہمارے دامن پر بھی گرسکتی ہے۔

عالم اسلام کی یہ خاموشی اور چپی دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پوری دنیا روتے چیختے فلسطینی بچوں کی آوازوں کے عادی وخوگر ہو چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غزہ پر اسرائیلی جارحیت پر کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ہم صرف زبانی احتجاج اور زبانی ہمدردیاں صرف کرتے رہتے ہیں اور مساجد کے منبر ومحراب سے دعاؤں کے علاوہ ہم سے کچھ نہیں ہو پارہا ہے۔ اسرائیل معصوم فلسطینیوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے پر تلا ہے جبکہ ہم ابھی بھی کسی معجزے کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے ابابیل کے انتظار میں ہماری نگاہیں آسمانوں پر جمی ہوئی ہیں۔ کرشماتی معجزات اور آسمانی نصرت ومدد کے انتظار کرنے والوں سے ہم وہی کہنا چاہتے ہیں جو کبھی دہائیوں پہلے مولانا ظفر علی خان نے کہا تھا

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

اب مزید ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اس نازک صورتحال میں اگر کسی سے امید ہے تو خدائے قدوس کی ذات بابرکت سے۔ اگر وہ چاہیں تو ایک لمحہ میں دشمن کو کیفر کردار تک پہنچا سکتا ہے اور فلسطین کو ظالم اسرائیل کی بربریت وجارحیت سے چھٹکارا دلا سکتا ہے۔ لہٰذا ہم رب قدیر سے دعا گو ہیں کہ مولا ان معصوم وبے گناہ بچوں پر رحم کر۔ انہیں زندگی کی خوشیاں نصیب فرما، ظالم وجابر حکومتوں کو نیست ونابود فرما، ظلم وستم سے ان بچوں کو نجات عطا فرما، جس طرح ابرہہ اور اس کے لشکر کو ابابیل بھیج کر انہیں پامال کیا اسی طرح اسرائیل کو مسمار فرما۔

آمین۔

ازقلم: ڈاکٹر محمد عظیم الدین (اکولہ، مہاراشٹر)

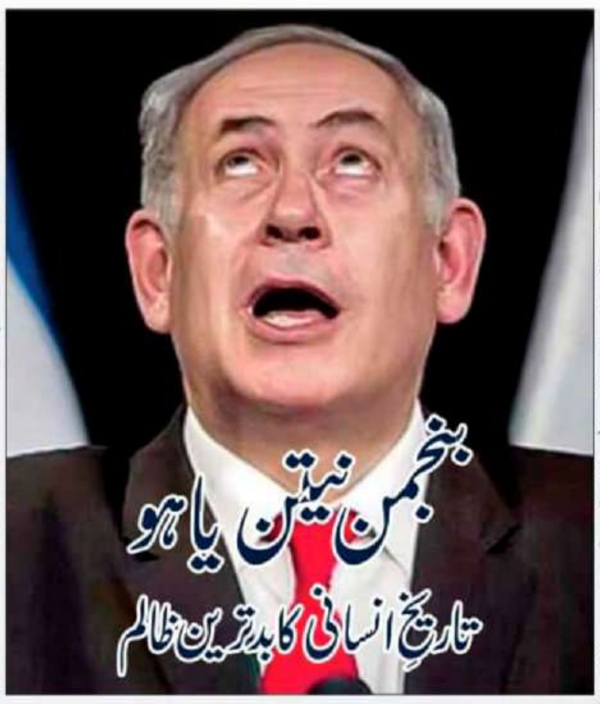

تاریخ کے مقتل میں جب بھی انسانیت کا لہو بہا، ہٹلر، اسٹالن اور چنگیز خان جیسے نام ظلم، وحشت اور بربریت کی علامت بن کر ابھرے۔ ان کی خون آشام داستانیں آج بھی روح کو لرزا دیتی ہیں۔ لیکن آج، ہم مہذب دنیا کے انسان، ایک ایسے خوفناک دور میں سانس لے رہے ہیں جہاں ظلم پردوں کے پیچھے نہیں، بلکہ کروڑوں اسکرینوں پر سرعام ہو رہا ہے۔ ہر چیخ، ہر آنسو اور ملبے سے اٹھنے والا ہر ہاتھ ایک زندہ حقیقت بن کر ہم سب کا منہ چڑا رہا ہے۔ اس نئے دور کے سب سے سفاک اور بے رحم چہرے کا نام بنجمن نیتن یاہو ہے۔ اس کے مظالم کوئی ڈھکی چھپی کہانی نہیں، بلکہ خون سے لکھی گئی ایک ایسی کھلی کتاب ہیں جسے دنیا کا ہر شخص پڑھ سکتا ہے، اور اس کا ہر صفحہ عالمی ضمیر پر ایک کوڑے کی طرح برس رہا ہے۔ اس کا طرز حکمرانی ظلم کی نئی تاریخ رقم کر رہا ہے: ایک ایسی تاریخ جس کی سیاہی فلسطینیوں کے خون اور ماؤں کے آنسوؤں سے بنی ہے۔ وہ عالمی قوانین اور انسانی اقدار کو صرف پامال نہیں کرتا، بلکہ انہیں اپنے آمرانہ عزائم کے قدموں تلے روند کر انسانیت کا تمسخر اڑاتا ہے۔

یہ تحریر محض ایک مضمون نہیں، بلکہ ایک فردِ جرم ہے، ایک چارج شیٹ ہے جو ان حقائق، اعداد وشمار اور سسکیوں کی گواہی پر مبنی ہے جو ثابت کریں گی کہ نیتن یاہو کا جنگی جنون کس طرح فلسطینیوں کی زندگی کو ایک جیتی جاگتی جہنم میں بدل چکا ہے، اور کیوں اس کا نام تاریخ کے ظالم ترین حکمرانوں کی صف میں سب سے آگے لکھا جانا چاہیے۔

بنجمن نیتن یاہو، جو اسرائیل کی تاریخ میں سب سے طویل عرصے تک اقتدار میں رہنے والا رہنما ہے، کئی ادوار میں وزیر اعظم کے منصب پر فائز رہا ہے۔ اس کا سیاسی کیریئر انتہا پسندانہ دائیں بازو کی صیہونی پالیسیوں اور فلسطین دشمن ایجنڈے پر مبنی ہے۔ اس کی قیادت میں اسرائیل نے فلسطینی علاقوں پر غیر قانونی قبضے کو مزید تقویت دی، غیر قانونی یہودی بستیوں کی تعمیر میں بے مثال تیزی لائی، اور غزہ پٹی پر مسلسل فوجی جارحیت کا ارتکاب کیا۔ 2023 کی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی رپورٹ واضح طور پر بتاتی ہے کہ نیتن یاہو کی توسیع پسندانہ پالیسیاں مشرق وسطیٰ میں امن کے امکانات کو شدید نقصان پہنچا رہی ہیں اور خطے میں عدم استحکام کی نئی لہر کو جنم دے رہی ہیں۔ وہ اپنی صیہونی آئیڈیالوجی کو فروغ دیتا ہے، جو فلسطینیوں کے حق خودارادیت کو مکمل طور پر نظرانداز کرتی ہے۔ اس کی پالیسیاں نہ صرف فلسطینیوں کی زندگیوں کو تباہ کر رہی ہیں بلکہ مشرق وسطیٰ میں تنازعات کو ہوا دے کر جنگ وخون ریزی کی آگ بھی بھڑکا رہی ہیں، جس سے خطے کی مجموعی صورتحال مزید ابتر ہوتی جا رہی ہے۔

سوشل میڈیا پر گردش کرتی فلسطینیوں کی لہولہان تصاویر، ملبے میں دبے بچوں کے ٹوٹے ہوئے کھلونے، ماؤں کی دل دہلا دینے والی چیخیں اور باپوں کی بے بسی کی سسکیاں ... یہ محض ویڈیوز نہیں، یہ وہ نوحے ہیں جو پتھر سے پتھر دل کو بھی پگھلا دیں۔ یہ اس بات کی زندہ شہادتیں ہیں کہ نیتن یاہو کا ظلم تاریخ کے کسی بھی سفاک حکمران سے کم نہیں، بلکہ اس سے کہیں زیادہ اذیت ناک اور روح کو چھلنی کر دینے والا ہے، کیونکہ اس کا ہر زخم، ہر آنسو، اور ہر چیخ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اور ہم بے بسی سے دیکھنے پر مجبور ہیں۔

عالمی سطح پر نیتن یاہو کی پالیسیاں شدید تنقید کو جنم دیتی ہیں۔ متعدد ممالک، بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیمیں، اور حتیٰ کہ کچھ مغربی اتحادی بھی اس کے اقدامات کی کھلے عام مذمت کرتے ہیں۔ سعودی عرب کے سرکاری ٹی وی چینل الاخباریہ نے ایک ڈاکومنٹری نشر کی جس میں نیتن یاہو کو "آج کے دور کا ہٹلر" قرار دیا گیا۔ سوشل میڈیا پر اس کے خلاف نفرت اور غم وغصے کا اظہار عالمی رائے عامہ کی تبدیلی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ عالمی ردعمل نیتن یاہو کی بڑھتی ہوئی عالمی تنہائی کی عکاسی کرتا ہے، جو اس کے ظالمانہ کردار کی ایک اور بین دلیل ہے۔ عالمی عدالت انصاف (ICJ) میں اسرائیل کے خلاف نسل کشی کے مقدمے کی سماعت نے بھی عالمی سطح پر اس کے مظالم کو بے نقاب کیا ہے، جس سے اس کا عالمی وقار مزید مجروح ہوا ہے۔

آخر میں یہ کہنا کہ بنجمن نیتن یاہو کی پالیسیاں فلسطینی عوام کی زندگی کو جہنم بنا رہی ہیں، ایک بہت چھوٹا جملہ ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس نے زندگی کو ہی موت سے بدتر عذاب بنا دیا ہے۔ اس کا ہر قدم، غیر قانونی بستیوں کی تعمیر میں لگنے والی ہر اینٹ، اور غزہ کے معصوموں پر برسنے والا ہر بم، انسانیت کے تابوت میں ٹھونکی جانے والی ایک کیل ہے۔ وہ عالمی قوانین کو صرف پامال نہیں کرتا، بلکہ ان کا جنازہ نکال کر پوری دنیا کے منہ پر طمانچہ مارتا ہے۔ تاریخ نے فرعون اور نمرود جیسے ظالم دیکھے، جن کے ظلم کی داستانیں شاید وقت کی گرد میں کچھ دھندلا گئی ہوں، مگر نیتن یاہو کا ظلم تو ایک چیختا، سلگتا

خان نوشین دوست محمد

جگہ خود بے جان ہوتی ہے، لیکن وہاں موجود لوگوں کے کردار اور رویے اسے مثبت یا منفی بناتے ہیں۔ جگہ کا ماحول، چاہے وہ ورک پلیس ہو، تعلیمی ادارہ ہو یا گھر، انسان کے مزاج، رویے اور کارکردگی پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ ایک مثبت جگہ وہ ہوتی ہے جہاں امن، صفائی، نظم وضبط، اور باہمی احترام پایا جائے۔ جگہ کے ساتھ ساتھ وہاں موجود انسان کا بھی اچھا ہونا بیحد ضروری ہے جو کے کام کرنے والے افراد کے لیے بھی سکون کا باعث بنے۔ صرف جگہوں کا مثبت ہونے سے کچھ نہیں ہوتا بعض دفعہ انسانوں کا بھی مثبت ہونا بہت ضروری ہے، ہم نا جانے روز کہاں کہاں سے گزرتے ہیں اور نا جانے کتنے ایسے ان گنت طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو دیکھتے ہیں کے وہ کس طرح کام کرتے ہے اور دوسرے لوگ ان سے کس طرح کام کرواتے ہے۔ انسان ہر کام پیسے کے لئے نہیں کرتا ہے ایسا نہیں ہے کے زندگی میں پیسہ ضروری نہیں ہے مگر پیسہ ہی سب کچھ نہیں ہوتا ہے۔ ہم سب نے زیادہ تر جگہوں پے یہ چیز ضرور اپنے زیر نظر لائی ہوگی کے اکثر ایک غلطی کے لئے لوگ اپنے کام کرنے والے ملازمین کو کس طرح ذلیل کرتے ہے اور اس چیز میں آپکی ڈگری کس قابل ہے اور آپ کتنے تعلیم یافتہ ہے یہ نہیں دیکھا جاتا ہے بس آپکی ایک بھول ہوئی اور آپکی دھجیا اڑادی جاتی ہے۔ ذلیل کرنے میں کوئی پڑھا لکھا ہے یہ نہیں دیکھا جاتا ذلیل کرنے کے لئے ایک اوڑھے لکھے کو بھی لوگ جاہل سے تشبیہ دینے لگتے ہے، افسوس اس بات کا نہیں کے آپکو ڈانٹ پڑھتی ہے یا آپکی غلطی کا احساس دلایا جاتا ہے، ظاہر ہے غلطی ہو جائے تو بات تو سنی پڑے گی مگر کیا یہ ضرور ہے کے آپ اپنے مزاج میں اس قدر کڑواہٹ اور غیر مناسب الفاظ کا استعمال کرے جس سے سامنے موجود شخص خرچی خرچی ہو جائے؟؟؟ بات سب زبان اور آپکے رویوں کی ہوتی ہے اور یہی چیز بتاتی ہے کے آپ انسان کیسے ہے اور آپکا مزاج کیسا ہے۔ انسان کو اپنی زبان سے ادا ہونے والے الفاظوں کا وزن معلوم ہونا چاہیے کے وہ سامنے والے کے لئے تیر بن کر چوب رہے ہے یا شہد بن کر ذہن میں اتر رہے ہے۔

اگر آپ کسی کو pay کرتے ہے تو اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں کے اپنے سامنے والے کو خرید لیا ہے اگر آپ انہیں pay کرتے ہے تو وہ بھی اپنا وقت، طاقت اور ذہانت آپکے لئے اپنے کام میں سرف کرتے ہے۔ لوگوں کو لگتا ہے کے ایک بار کی گئی بات سامنے والا بھول جائیگا مگر ایسا ضروری تو نہیں کچھ لوگ بہت حساس ہوتے ہے اور یہی سب باتوں سے انکا کام کرنے سے اعتبار اٹھنے لگتا ہے۔ انسان مثبت ہوگا تو، ماحول مثبت بنے گا۔ یہ سب اختیار انسانوں کے ہاتھوں میں کے ہم جہاں موجود ہے وہا کس طرح کا ماحول بناتے ہے اور آگے آنے والوں کے لیے کس طرح سے خود کو روشناس کرواتے ہیں۔

"ایمان یمن کا، حکمت یمن کی ہے"

(انصار اللہ: حدیثِ رسول ﷺ کی زندہ تفسیر)

کائنات کی تاریخ جب کروٹ لیتی ہے اور اقوام کی تقدیر کا فیصلہ ہونے لگتا ہے، تو وہ اپنے کرداروں کا انتخاب محض جغرافیائی سرحدوں یا مادی وسائل کی بنیاد پر نہیں کرتی، بلکہ ان روحانی خزانوں کی بنیاد پر کرتی ہے جو کسی قوم کی سرشت میں ودیعت کیے گئے ہوں۔ آج جب عالمِ اسلام پر بے حسی اور بے عملی کی تاریک رات چھائی ہوئی ہے، اور استکبارِ عالمی کے فرعون اپنی طاقت کے نشے میں چور ہیں، تو تاریخ نے ایک بار پھر جزیرہ نمائے عرب کے اُس مقدس گوشے کی طرف نگاہ کی ہے جس کی فضیلت پر خود لسانِ رسالت ﷺ نے مہر تصدیق ثبت فرمائی تھی۔ یہ سرزمینِ یمن ہے، جہاں ایمان محض ایک عقیدہ نہیں، بلکہ ایک شعلہ فشاں حقیقت ہے، اور جہاں حکمت صرف کتابوں میں نہیں، بلکہ عمل کے میدان میں اپنا لوہا منواتی ہے۔ یہ سرزمینِ سبا و حمیر کے ان غیرت مندوں کی وارث ہے جنہوں نے رومی وفارسی استبداد کے سامنے کبھی سر نہیں جھکایا۔ یہ مالک الاشتر نخعیؓ اور عمار بن یاسرؓ جیسے جلیل القدر اصحابِ رسول ﷺ کی دھرتی ہے، جنہوں نے ہمیشہ حق کا علم بلند کیا اور ظلم کے خلاف شمشیر بکف رہے۔ آج اسی تاریخی تسلسل میں، تحریکِ انصار اللہ کی قیادت میں یمن کی مزاحمت، محض ایک سیاسی یا عسکری جدوجہد نہیں، بلکہ یہ چودہ سو سال پرانی اُس نبوی پیشگوئی کی زندہ وجاوید تفسیر ہے کہ اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ (صحیح مسلم، حدیث:40)۔ یہ وہ معرکہ ہے جہاں ایک نہتی قوم نے اپنے خون سے وفا کی وہ داستان رقم کی ہے جس نے وقت کے نمرودوں اور فرعونوں کے تخت لرزا دیے ہیں۔

اس مزاحمت کی روحانی بنیاد وہ کلماتِ نور ہیں جو سرورِ کونین ﷺ کی زبانِ مبارک سے اہلِ یمن کی شان میں ادا ہوئے۔ یہ محض تعریف نہیں، بلکہ ایک ابدی کردار کا تعین ہے۔ جب یمنی قبائل فوج در فوج اسلام قبول کرنے مدینہ پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا (تمہارے پاس اہلِ یمن آئے ہیں، یہ سب سے نرم دل اور رقیق القلب ہیں: صحیح البخاری، حدیث نمبر 4388؛ صحیح مسلم، حدیث نمبر 52)۔ آج غزہ کے مظلوموں کے لیے تڑپنے والے یہ یمنی دل اُسی نرمی اور رقت کا ثبوت ہیں، جو دیگر عرب پتھر دل حکمرانوں کے سینوں سے ناپید ہوچکی ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر وہ فرمان ہے جو اس خطے کو ایک ابدی تقدس عطا کرتا ہے: اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ یعنی ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے (صحیح مسلم، حدیث نمبر:190)۔ یہ زبانِ نبوی سے نکلی ایک الٰہی سند ہے کہ جب دنیا فتنوں میں گھر جائے گی اور ایمان اجنبی ہوجائے گا، تو اس کا اصل مرکز اور حقیقی مظہر یمن کی سرزمین ہوگی۔

اور حکمت! یہ حکمت محض عسکری ٹیکنالوجی کا نام نہیں۔ یہ وہ ہمہ جہت بصیرت ہے جس نے یمن کو ہر محاذ پر سرخرو کیا۔ یہ سیاسی حکمت ہے جس نے نو سال تک یمن کے پیچیدہ قبائلی نظام کو ایک لڑی میں پرو کر رکھا، جبکہ پوری دنیا انہیں توڑنے پر تلی ہوئی تھی۔ یہ ابلاغی حکمت ہے جس نے المسیرہ کی سکرینوں اور یحییٰ سریع کی گونجتی آواز کے ذریعے عالمی پروپیگنڈے کا طلسم توڑ دیا اور اپنا بیانیہ دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا۔ اور یہ معاشی حکمت ہے جس نے تاریخ کے بدترین محاصرے میں بھی قوم کو بھوک سے مکمل تباہ ہونے نہیں دیا اور ریاست کا ڈھانچہ قائم رکھا۔ یہ وہی حکمت ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، جو آج انصار اللہ کے ہر فیصلے سے عیاں ہے۔ انہوں نے شعوری طور پر اپنا نام انصار اللہ رکھ کر قرآن کے اس حکم پر لبیک کہا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ (اے ایمان والو! اللہ کے مددگار بن جاؤ: سورۃ الصف، آیت 14)۔ وہ محض ایک سیاسی وعسکری گروہ نہیں، بلکہ وہ اللہ کے دین اور اس کے مظلوم بندوں کے وہ مددگار ہیں جن کا وعدہ کتابِ الٰہی میں کیا گیا ہے۔

اس ایمانی غیرت کا امتحان اس وقت شروع ہوا جب مارچ 2015ء میں امریکہ اور برطانیہ کی پشت پناہی سے سعودی عرب اور اس کے اتحادیوں نے یمن پر آگ اور بارود کا وہ طوفان برپا کیا۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے چارٹر اور تمام بین الاقوامی قوانین کو پامال کرتے ہوئے ایک آزاد ملک پر چڑھائی کی، لہٰذا یمن کا دفاع محض ایک مذہبی فریضہ ہی نہیں، بلکہ عالمی قوانین کے تحت ان کا مسلمہ حق (Right to Self-Defense) تھا۔ اس جارحیت میں اقوام متحدہ کے مطابق، 000,377 سے زائد یمنی شہید ہوئے، لیکن دنیا خاموش تماشائی بنی رہی۔ لیکن اسی خاکستر سے ایک ایسا ققنس اٹھا جس کی پرواز نے آسمان کی بلندیوں کو چھو لیا۔ ان کے گمنام انجینئروں نے مقامی وسائل سے ایسے بیلسٹک میزائل اور ڈرونز تیار کیے جنہوں نے جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ لیکن دنیا اس وقت حقیقتاً لرزہ براندام ہوئی جب انصار اللہ نے اپنی عسکری صلاحیت کا رخ امت کے سب سے بڑے دشمن، اسرائیل کی طرف موڑ دیا۔ انہوں نے ہزاروں کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے مقبوضہ فلسطین کے ساحلی شہر ایلات پر پے در پے کامیاب میزائل حملے کیے۔ یہ میزائل جب سعودی اور اردنی فضائی حدود کو چیرتے ہوئے اپنے ہدف کی طرف بڑھتے تھے، تو یہ محض ہتھیار نہیں ہوتے تھے، بلکہ یہ ایک مظلوم قوم کا وہ پیغام ہوتے تھے جو چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ اگر تم غزہ کے بچوں کو ماروگے تو تمہارے شہر بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ استقامت اور ایمانی حلاوت کی زندہ مثال یہ ہے کہ جہاں طویل جنگ کے باعث بڑے بڑے مزاحمتی محاذ (ایران، حزب اللہ، حماس اور خطے کی دیگر مزاحمتی قوتیں) شدید ترین دباؤ کا شکار ہیں، وہیں یمن کے انصار اللہ نہ صرف پوری جرأت اور زندہ دلی سے کھڑے ہیں، بلکہ ان کی مزاحمت کی آگ روز بروز مزید بھڑک رہی ہے۔ وہ ہر دن اسرائیل کے وجود پر پے در پے حملوں سے وہ گہرے زخم لگا رہے ہیں، جو ثابت کرتے ہیں کہ سچا ایمان نہ تھکتا ہے، نہ جھکتا ہے اور نہ ہی بکتا ہے۔ اگر حکمتِ یمانیہ کا ظہور ان کی میزائل ٹیکنالوجی تھی، تو ایمانِ یمانی کا اصل امتحان اس وقت شروع ہوا جب غزہ کے مظلوموں کی چیخوں پر مسلم دنیا نے مجرمانہ خاموشی اختیار کرلی۔ تب یمن کی آواز گونجی، اور یہ صرف لفظوں کی آواز نہیں تھی، یہ عمل اور اقدام کی گرج تھی۔ انصار اللہ نے دوٹوک اعلان کیا کہ جب تک غزہ کا محاصرہ ختم نہیں ہوتا، بحیرۂ احمر سے گزرنے والا کوئی بھی اسرائیلی یا اسرائیل کی مدد کرنے والا جہاز محفوظ نہیں رہے گا۔ (جاری)

تمام علم الاصنام خدائے واحد کی حکومت پر ختم ہوئے

ایڈوکیٹ شیخ شاہد عرفان مجبیٰ

دور حاضر میں کرہ ارض پر جنگوں کا تسلسل جاری ہے، حکمراں اپنے ذاتی مفاد کی خاطر جنگیں برپا کرتے رہے ہیں، بھارت وپاکستان کے مابین چار روزہ جنگ نے دونوں ممالک کی معیشت پر اثر ڈالا، مشرق وسطیٰ میں اسرائیل وفلسطین کی جنگ نے فلسطین کو کھنڈرات میں تبدیل کردیا ایک لاکھ سے زائد فلسطینی عوام ہلاک ہوچکے ہیں، دنیا پوری کے تمام ممالک خاموشی سے فلسطینی عوام کی تباہی دیکھ رہے ہیں، انسان ہی انسان کو قتل کررہا ہے۔ زمینی قبضے کی لڑائی میں اسرائیل کے توسیع پسندانہ عزائم غزہ پر مکمل قبضہ کرکے فلسطین کو اسرائیل میں زم کرنے کے رہے ہیں، اسی طرح ملک شام پر جنگ کرکے اسرائیل نے شام کے علاقوں پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے، یوکرین اور روس میں جاری جنگ کو دو سال ہوئے ہیں۔ کروڑوں روپیہ کے املاک اور انسانی جانوں کا زیاں جنگوں کی نظر ہوچکے ہیں، جنگیں کس لئے برپا ہیں؟ کس مقاصد کے لئے جنگ کو شروع کیا گیا؟

ان سوالوں کے جواب کوئی عالمی سیاست داں نہیں دے رہا ہے، بہر کیف تمام جاری جنگوں کے پیچھے مذہب کا جز ضرور موجود ہے۔ اسرائیل کی توسیع کا مقصد مسجد الاقصیٰ کو منہدم کرکے اس جگہ پر ہیکل سلیمانی تعمیر کرنا ہے، پس انتظار مسیح پوری یہود قوم بے تابی سے کررہی ہیں، مسیح آئے گا اور پھر دنیا پوری اسکے قبضے میں ہوگی، اس کی حکمرانی غالب آئے گی، یہودی مسیح کو دین اسلام دجال کہتا ہوا دین اسلام کے پیروکاروں کو متنبہ کرتا ہیں، یہی مسیح دجل کے ذریعہ خدائی کا دعویٰ کرئے گا۔ دنیا پوری میں شر کا دور دورہ ہوگا، لہٰذا دجال کے شر کو مٹانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ اسلام تشریف لائیں گے۔ یہود و نصاریٰ دجل کی آمد کے راہیں ہموار کر رہے ہیں۔

دوسری جانب اسلام دین کے پیروکار مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منتظر ہیں۔ جنگوں میں ملوث ممالک کی تعداد دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے، تیسری عالمی جنگ کی ابتداء ہوچکی ہے، جنگوں کی زد میں اب بہت سے ممالک آئیں گے، خدائے واحد نے دین ومذہب دنیا میں اسی لئے رائج کیا، انسان خود انسان کے دشمن بن جائے ہے، کیا دین ومذہب کا مقصد خدا کی شناخت کو چھوڑ کر اللہ کی زمین پر قبضہ کرکے زمین کو ملکوں میں تقسیم کرنا ہے؟

چڑیا گھر کی طرح ہر انسان اپنے ملک کا قیدی بن گیا ہے، ہر ملک کا حکمران تکبر کے ارتقاء پر نشت فرماں ہیں، عوام ورعایا کی تہی کوئی ذمہ داری نہیں ہے، اور ستم ظریفی یہ کہ اقتدار کی خاطر حکمران اپنے ہی ملک کے عوام کو مذہب کی بنیاد پر تقسیم کرتے ہوئے عوام میں خلفشار ونفرت کے بیج بوتا ہیں، اقتدار تک رسائی کرنے کی دوڑ میں مذہب کلیدی کردار ادا کر رہا ہیں، دنیا پوری میں سیکولرازم کا غلبہ ہے، سیکولر نظام میں انسان اپنے قانون خود بناتا ہے، خدائی قانون کو بالائے طاق رکھ کر انسان کے ذریعے بنائے قوانین میں کسی مذہب کا کوئی عمل دخل سیکولرازم میں قابل قبول امر نہیں سمجھا جاتا سیکولر نظام میں خدا موجود نہیں ہے، خدا کا تصور موجود نہیں ہے، تاہم حکمران اقتدار حاصل کرنے کے لئے سیکولر بنے ہوئے ہے، یہی حکمران اپنی ذاتی زندگی میں کسی نہ کسی مذہب کے پیروکار ہوتے ہیں۔

نیز ذاتی مذہب کو عوام کے مابین اشتعال برپا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ عوام کے جذبات کو مشتعل کرتے ہیں، فساد برپا کرتے ہیں، مسجد کو منہدم کرکے مندر تعمیر کرتے ہے۔ ریاست میں حکمران سیکولرازم کے نام پر مذہب کا استعمال کرتے ہوئے اقتدار حاصل کرتا ہے، سیکولر حکمران جھوٹ کو بنیاد بنا کر اقتدار حاصل کرتے ہیں، دنیا میں سب سے بڑا مکروفریب یہی ہے، انسان اب خود خدا بن بیٹھا ہے، قانون سازی خود کر رہا ہے، شراب نوشی کو جائز کرتا ہیں، جن مذاہب میں بڑے جانور بطور غذا تناول کیا جاتا ہے ان مذہب میں عیسائی، مسلم وغیرہ شامل ہے، انہیں قانون سازی کرکے بڑے جانور کو ذبح کرنے نیز بڑے جانور کا گوشت کھانے پر پابندی عائد کرتا ہے، سیکولر طرز نظام نے سماجی، معاشی، اخلاقی نظام کو تہس نہس کر دیا، معیشت میں کاغذی کرنسی سیکولر نظام کی مرہون منت ہیں، الہیات طرز نظام میں سونے اور چاندی کے سکوں پر مبنی معیشت ہیں، سودی کاروبار جس کا اثر انتہائی ہولناک ہے ہر ملک آئی ایم ایف کا مقروض ہوچکا ہے، اسی کے برعکس خدا صدقات کو عام کرنے کا حکم دیتا ہے، معاشرے میں عریانیت عام ہوگی ہے، دلیل آزاد خیالی سے منسوب ہیں، جس کے نتیجے میں خاندانی نظام برباد ہوگیا، گویا اللہ نے جو خالق کل ہیں، کائنات یہ زمین وآسماں، چرند وپرند، انسان کو تخلیق کیا، انسان نے اللہ کی کسی ہدایت پر اتباع نہ کرنے کا عزم کرلیا ہے۔ اللہ سے انسان کی بغاوت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں فرعون نے کی تھیں، حضرت ابراھیم علیہ السلام کی قوم میں نمرود نے کی تھیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھایا گیا، نتیجہ فرعون دریا میں غرق کردیا گیا، نمرود انجام کو پہنچا دیا گیا، مگر حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کو بچا کر اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں شر پسند حکمرانوں کو انجام تک لے جانے کا عزم کر رکھا ہے، جب تک خدائے واحد کا تصور قائم رہا، بت پرستی اور اصنام سازی سختی سے ممنوع رہی اور اس دور کے پیغمبر اور پروہت مافوق کائنات کے ہدایات کے تحت خدائے واحد کی پرستش کرتے رہے اور اصنام پرستی سے اجتناب بھی کرتے رہے۔

یہی حال ہندو علم الاصنام میں دیکھتے ہیں، جہاں آریائی خدائے واحد کے ساتھ داخل ہوئے جو سورگ اور برق صاعقہ کا خدا ہے، میدانی ثقافت میں داخل ہوئے خدائے واحد کو ورونا اور متھرا کی تثلیث سے ملوث کردیا گیا اسی طرح دوسری تثلیث میں برہما ہی خدائے واحد اور مطلق ہیں، منو کی وضاحت کے مطابق وہ لاشریک لہ ہے، مگر اس کی صفات کو پھر علیحدہ خداؤں یعنی شیو اور وشنو کے مراتب دیئے گئے، یہ حقیقت ہے کہ تمام علم الاصنام خدائے واحد ہی کی حکومت پر ختم ہوئے مگر اس کو قابل رسائی دیکھ کر کج فہم اور کج رو پروہتوں نے مال واسباب کی لالچ میں ایسے اسباب شفارش ڈھونڈے جو خدائے واحد کی مطلق حکمرانی کو تقسیم کرسکتے، اللہ کو مولوی پسند ہے؟ نہیں ہم اور آپ پسند ہے؟ نہیں ہم اور آپ اس کے پسندیدہ بندے نہیں ہے۔ نہ کوئی داڑھیوں والے، نہ بغیر داڑھیوں والے اللہ کے پسندیدہ ترین بندے کون ہیں، "الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم" (اٹھتے بیٹھتے خدا کو کروٹوں کے بل یاد کرتے ہیں،) "ویتفکرون فی خلق السموات والارض" (ال عمران-191) اور آسمان وزمین کی پیدائش پر غور کرتے ہیں۔

عینا آصف

'تنقید برداشت کرنا بڑا چیلنج تھا، سوشل میڈیا پر اپنے بارے میں کچھ بُرا پڑھ لیتی تو رو پڑتی تھی'

پاکستانی اداکارہ عینا آصف اس وقت اپنے ڈرامے 'پرورش' کی وجہ سے ٹرینڈ کر رہی ہیں اس ڈرامے میں کئی ایسے موضوعات اٹھائے گئے ہیں جو نہ صرف نوجوان نسل بلکہ ان کے والدین کے لیے بھی کافی سبق آموز ہیں

بہ شکریہ بی بی سی اردو

پاکستانی اداکارہ عینا آصف اس وقت اپنے ڈرامے 'پرورش' کی وجہ سے ٹرینڈ کر رہی ہیں۔ اس ڈرامے میں کئی ایسے موضوعات اٹھائے گئے ہیں جو نہ صرف نوجوان نسل بلکہ ان کے والدین کے لیے بھی کافی سبق آموز ہیں۔

عموماً پاکستانی ڈراموں کا مواد خواتین کی دلچسپی کو سامنے رکھ کر بنایا جاتا ہے لیکن 'پرورش' نے نوجوان ناظرین کو بھی متوجہ کیا ہے۔ اس کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ ڈرامے میں کم از کم پانچ کردار 'جنریشن زی' سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ سب مختلف مسائل سے دوچار ہیں۔

عینا اس ڈرامے میں 'مایا' کا مرکزی کردار ادا کر رہی ہیں۔

بی بی سی کے ساتھ خصوصی گفتگو میں عینا نے بتایا کہ یہ ڈرامہ جس میں مایا اور اس کی والدہ کے درمیان تعلق کو دکھایا گیا ہے اُن کے دل کے سب سے قریب ہے۔

اس کی وجہ بتاتے ہوئے انھوں نے کہا کہ وہ اصل زندگی میں بھی اپنی والدہ سے اتنے ہی آرام سے ہر موضوع پر بات کر لیتی ہیں۔ خیال رہے کہ عینا کی والدہ ہی اُن کی پبلک ریلیشنگ کی ذمہ دار ہیں۔

عینا نے 11 برس کی عمر میں انٹرٹینمنٹ انڈسٹری میں قدم رکھا تھا۔ کچھ کمرشلز اور ڈراموں کے بعد سنہ 2023 میں نشر ہونے والے ڈرامے 'مائی ری' سے وہ منظرِ عام پر آئیں۔ بچوں کی شادیوں کی تھیم پر مبنی اس ڈرامے میں ان کے کردار عینی کو کافی پذیرائی ملی تھی۔

'پرورش' میں مایا کے کردار میں بھی کافی لڑکیاں اپنا کردار دیکھ رہی ہیں۔ مایا ڈاکٹر بننا چاہتی ہیں لیکن اُن کے والدین اُن کے لیے صحیح رشتے کی تلاش میں ہیں۔

عینا کہتی ہیں کہ 'میں خود کو ایسی کسی صورتحال میں تصور ہی نہیں کر سکتی جس سے مایا یا عینی کو گزرنا پڑا۔ 'مائی ری' میں عینی کی ایک بچی تھی۔ وہ بچی جب کیمرہ دیکھ کر ڈر جاتی اور رونے لگتی تھی تو میں پریشان ہو جاتی تھی۔ کیوں کہ میں خود بھی بچی تھی۔ ہمارے ڈائریکٹر میثم نقوی نے تب مجھے سمجھایا کہ میری عمر کی جو مائیں ہیں وہ ایسا ہی محسوس کرتی ہیں۔'

اُن کے مطابق 'اس وقت مجھے احساس ہوا کہ میں جو کردار سکرین پر نبھا رہی ہوں وہ میری اصل زندگی سے بہت مختلف ہیں۔ میں جس فیملی سے تعلق رکھتی ہوں، وہاں میں سوچ بھی نہیں سکتی کہ اس عمر میں میری ماما یا بابا مجھ سے آ کر کہیں گے کہ میرے لیے رشتہ آیا ہے۔'

گذشتہ برس عینا کا ڈرامہ 'وہ ضدی سی' نشر ہوا جس میں ان کے ساتھی اداکار دانیال افضل خان تھے جو ان سے دگنی عمر کے ہیں۔ ان کے اور عینا کے کردار کی شادی کے مناظر دیکھ کر عوام نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

'عوام کے لیے یہ ہضم کرنا مشکل ہے، لیکن میں سکرین پر عینا نہیں ہوں۔ ڈرامے میں دانیال اور میرے کردار کی شادی ہوتی ہے، عینا کی نہیں۔ اور وہ بدلہ لینے کے لیے شادی کرتی ہے، محبت کے لیے نہیں۔'

'مجھے لگتا ہے آپ کو ایسے کردار کی پیشکش ہوتی ہے جو آپ کی صلاحیت ہے۔ اگر لوگ میرے کرداروں کو دیکھ کر یہ مان لیتے ہیں کہ میں 18 برس کی ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ میں اچھی اداکارہ ہوں۔'

عینا جو اس وقت 16 سال کی ہیں 'مائی ری' کی شوٹنگ کے دوران صرف 14 برس کی تھیں، اور یہی وہ وقت تھا جب انھیں شہرت ملنا شروع ہوئی۔

عینا کہتی ہیں کہ 'اس عمر میں تنقید برداشت کرنا سب سے بڑا چیلنج ہوتا ہے۔ عوامی شخصیت ہونے کی حیثیت سے سوشل میڈیا پر کوئی بھی آپ کو کچھ بھی کہہ سکتا ہے۔'

ان کا کہنا ہے کہ 'لوگ میری شکل وصورت پر تبصرے کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ میں ایک بچی ہوں۔ میں جس عمر کی بھی لگتی ہوں، ہوں تو میں 16 سال کی ہی اور یہ بات حقیقت ہے۔'

عینا کا کہنا ہے کہ پہلے یہ چیز انھیں بہت زیادہ متاثر کرتی تھی۔

ان کا کہنا ہے 'اگر میں کچھ بُرا پڑھ لیتی تھی تو میری پوری رات خراب ہو جاتی تھی۔ یہاں تک کہ میں رونا شروع ہو جاتی تھی۔ ابھی بھی مجھے یہ چیزیں متاثر کرتی ہیں لیکن یہ یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ اگر لوگ آپ کو غلط سمجھ رہے ہیں تو آپ ان کو جوابدہ نہیں ہیں۔'

کچھ ماہ قبل ندا یاسر کے مارننگ شو پر عینا نے ذہنی صحت کے حوالے سے اپنی رائے کا اظہار کیا جس پر انھیں عوام کی کافی تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔

انھوں نے کہا کہ 'میں وہاں اپنا نکتہ نظر ٹھیک سے بتا بھی نہیں سکی اور جہاں سے وہ ختم ہوا اس سے مجھے احساس ہوا کہ وہ جارحانہ لگ رہا ہے۔ لیکن میری بات بھی کسی نے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔'

انھوں نے کہا کہ 'میں صرف یہ کہنا چاہتی تھی کہ اگر ایک تھیراپسٹ اپنے مریض کے مذہب پر سوال کرتا ہے تو یہ درست نہیں ہے۔ اس سے انسان یہ سوچنے لگتا ہے کہ اس کا ایمان کمزور ہے اور اللہ سے اس کا تعلق اتنا مضبوط نہیں ہے۔ تھیراپی کے لیے محفوظ جگہ ہونی چاہیے کیوں کہ ہمارے یہاں یہ کافی بہادری کا اقدام ہے۔'

عینا کہتی ہیں کہ 'اس پر جو ردِعمل آیا اس کی وجہ سے میں کافی حوصلہ ہار بیٹھی تھی۔ لیکن مجھے احساس ہے کہ میں بہتر الفاظ اور بہتر پلیٹ فارم کا انتخاب کر سکتی تھی۔ مجھے اگر اپنے کام سے اتنی محبت نہ ہوتی تو میں ان باتوں کی وجہ سے کب کا کوئٹ کر چکی ہوتی۔'

یہی وجہ ہے کہ عینا اپنے سوشل میڈیا پر مخصوص چیزیں شائع کرنا پسند کرتی ہیں۔ وہ خاکے بناتی ہیں مگر انھوں نے آج تک اپنا کوئی خاکہ سوشل میڈیا پر پوسٹ نہیں کیا۔ وہ نہیں چاہتیں کہ اس پر کوئی اچھا یا برا تبصرہ کرے۔

عینا کا کہنا ہے کہ 'میں چاہتی ہوں میرا سوشل میڈیا حقیقت پسندی پر مبنی ہو، میرے کام کے حوالے سے ہو اور میں ان موضوعات پر بات کروں جو میرے دل کے قریب ہیں جیسے کہ ذہنی صحت جس پر میں روانی سے بات کر سکتی ہوں۔'

آنے والے برسوں میں اگر عینا انڈسٹری کا حصہ رہیں اور انھیں موقع ملا تو وہ کام کے اوقات کار میں کمی کرنا چاہیں گی۔

'ہمارے ورکنگ آورز بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ دن کے 12 گھنٹے۔ اور اس وجہ سے کچھ اور کرنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ اگر میرے ہاتھ میں ہو تو میں یہ دورانیہ تھوڑا کم کرنا چاہوں گی۔'

اس کے علاوہ عینا کا کہنا ہے کہ 'ہماری انڈسٹری میں بہت زیادہ سخت مقابلے فضا ہے۔ مجھے لگتا ہے ہمیں دوسروں کی کامیابی پر خوش ہونا چاہیے اور میں نے انڈسٹری میں یہ بہت کم دیکھا ہے۔'

ہماری انڈسٹری میں بہت زیادہ سخت مقابلے ہے۔ مجھے لگتا ہے ہمیں دوسروں کی کامیابی پر خوش ہونا چاہیے اور میں نے انڈسٹری میں یہ بہت کم دیکھا ہے

ثناء خان شادی کے بعد مکمل بدل گئیں: زرین خان

بالی ووڈ کی سابق اداکارہ ثناء خان، جنہوں نے 2020 میں فلمی دنیا کو خیرباد کہہ کر مذہبی راہ اختیار کی، ایک بار پھر خبروں میں ہیں اس بار ان کی زندگی میں آنے والی تبدیلی کے بارے میں اداکارہ زرین خان کے حالیہ بیان نے توجہ اپنی جانب مبذول کروالی ہے۔ زرین خان نے ایک انٹرویو میں کہا کہ اگرچہ ثناء ہمیشہ سے مذہب کی طرف مائل تھیں، لیکن نومبر 2020 میں مفتی انس سید سے شادی کے بعد ان کی شخصیت میں ایک نمایاں تبدیلی آئی۔ زرین نے کہا وہ انڈسٹری میں کام کے دوران بھی نماز پڑھا کرتی تھیں، لیکن لوگ ان کی تبدیلی کو شادی کے بعد ہی محسوس کر پائے۔ یاد رہے کہ ثناء خان نے بگ باس سیزن 6 میں شرکت اور سلمان خان کی فلم جے ہو میں اداکاری کے ذریعے شہرت حاصل کی تھی۔ تاہم انہوں نے اچانک فلمی دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرلی تاکہ وہ اسلام اور فلاحی کاموں کے لیے خود کو وقف کرسکیں۔ زرین خان، جنہوں نے بھی سلمان خان کی فلم 'ویر' سے اپنا فلمی سفر شروع کیا تھا، نے کہا کہ اگرچہ ان کی ثناء سے بہت گہری دوستی نہیں تھی، لیکن وہ ان کے فیصلے کی دل سے معترف ہیں۔ انہوں نے مزید کہا یہ ایک عام غلط فہمی ہے کہ جو خواتین پرکشش دکھتی ہیں، وہ مذہبی نہیں ہو سکتیں۔ ایمان ایک ذاتی معاملہ ہے، جو صرف انسان اور اس کے رب کے درمیان ہوتا ہے۔

اداکار الو ارجن ایک ہی فلم میں چار کردار نبھائیں گے؟

انڈیا کے معروف اداکار الو ارجن اپنی نئی فلم میں ایک نہیں بلکہ چار مختلف کردار ادا کرتے نظر آئیں گے۔ این ڈی ٹی وی کے مطابق یہ فلم معروف ہدایت کار ایٹلی کی ہدایت کاری میں بننے جا رہی ہے، جس کا نام عارضی طور پر 'اے ٹو ٹو ایکس اے سکس' رکھا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق الو ارجن اس فلم میں دادا، والد اور دو بیٹوں کے کردار نبھائیں گے۔ مزید اطلاعات یہ بھی ہیں کہ فلم کی کہانی دو متوازی دنیاؤں (پیرالل یونیورسز) پر مبنی ہو سکتی ہے تاہم فلم سازوں کی جانب سے ان خبروں کی باضابطہ تصدیق ابھی تک نہیں کی گئی۔ 'اے ٹو ٹو ایکس اے سکس' پہلے ہی سے فلمی دنیا کا ایک متوقع اور بڑے بجٹ کا منصوبہ بن چکی ہے۔ جون میں فلم کے ہدایت کار ایٹلی نے باقاعدہ طور پر اداکارہ دیپیکا پاڈوکون کو فلم کا حصہ بنانے کا اعلان کیا تھا۔ اس فلم کو بنانے والے پروڈکشن ہاؤس 'سن پکچرز' نے ایک ویڈیو جاری کی ہے جس میں ایٹلی کو دیپیکا کو فلم کا سکرپٹ سناتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس ویڈیو میں دیپیکا کا ایک موشن کیپچر شوٹ بھی دکھایا گیا ہے، جس میں وہ مہارانی جیسا کردار ادا کرتی نظر آئی ہیں۔ انہیں اس سین میں تلوار تھامے گھوڑا دوڑاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ یہ فلم اپنی نوعیت کا ایک منفرد منصوبہ قرار دیا جا رہا ہے جو انڈین سینما میں ایک نئی راہ متعین کرنے کی کوشش کرے گا۔ 'سن پکچرز' کی جانب سے جاری کردہ ایک ابتدائی ویڈیو میں کچھ بین الاقوامی ماہرین کو فلم کا سکرپٹ پڑھتے اور اس پر تبصرہ کرتے ہوئے بھی دکھایا گیا ہے۔

سردار جی تھری کا ایک ارب ۸۰ رکروڑ کا بزنس

دلجیت دوسانجھ اور ہانیہ عامر کی فلم 'سردار جی تھری' نے انڈیا میں ریلیز نہ ہونے کے باوجود ایک ارب 80 کروڑ روپے سے زائد کا کاروبار کر لیا ہے۔ امار ہندل کی ہدایت کاری میں بننے والی فلم 'سردار جی تھری' 27 جون کو ریلیز ہوئی تھی، تاہم یہ فلم ٹریلر کی لانچ کے ساتھ ہی تنازعات کا شکار رہی ہے۔ تنازعے کی وجہ فلم میں پاکستانی اداکارہ ہانیہ عامر کی موجودگی تھی۔ رواں برس 22 اپریل کو پہلگام میں سیاحوں پر حملے کے بعد انڈیا اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کی وجہ سے پاکستانی فنکاروں کے انڈیا میں کام کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ اس کے بعد 'سردار جی تھری' کی انڈیا میں ریلیز روک دی گئی تھی۔ تمام تنازعات کے باوجود 'سردار جی تھری' بین الاقوامی سطح پر زبردست بزنس کر رہی ہے۔ شوبز کی ویب سائٹ 'کوئی موئی' کے مطابق فلم نے بیرونِ ملک خاص طور پر پاکستان اور کینیڈا میں دھوم مچا رکھی ہے اور ریلیز کے تیسرے ہفتے کے اختتام پر اس کی مجموعی باکس آفس کلیکشن 55 کروڑ انڈین روپے سے تجاوز کر گئی ہے جو پاکستانی کرنسی میں ایک ارب 80 کروڑ روپے سے زائد رقم بنتی ہے۔

اس عمر میں ایکشن فلم نہیں کی جا رہی، سلمان خان

بالی ووڈ کے سپر اسٹار سلمان خان نے اپنی نئی آنے والی فلم "بیٹل آف گلوان" کو اب تک کی سب سے مشکل فلم قرار دے دیا۔ بھارتی میڈیا ادارے سے گفتگو میں سلمان خان نے اپنی آنے والی فلم 'بیٹل آف گلوان' کو اپنے کیریئر کی سب سے زیادہ جسمانی مشقت طلب فلموں میں سے ایک قرار دیا ہے۔ یہ فلم 2020 کے گلوان وادی جھڑپ کے پس منظر پر مبنی ہے اور اسے اپوروا لاکھیا نے ڈائریکٹ کیا ہے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سلمان خان نے انکشاف کیا کہ فلم کے لیے انہیں شدید تربیت، دوڑ، مارشل آرٹس اور سرد موسم میں شوٹنگ جیسے چیلنجز کا سامنا ہے اور یہ ان کی فلمی زندگی کا سب سے مشکل کردار ہے۔ ان کا کہنا تھا،" جسمانی طور پر یہ فلم بہت demanding ہے، ہر دن کے ساتھ یہ مزید مشکل ہوتی جا رہی ہے۔"

سال ۲۰۲۵ء کی بڑی فلم کے لئے دوڑ شروع

سال 2025 میں باکس آفس پر کافی دلچسپ مقابلے دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ 2025 کے اب تک 7 مہینے گزر چکے ہیں اور ان 7 مہینوں میں وکی کوشل کی چھوا ملک کی سب سے زیادہ کمائی کرنے والی فلم بنی ہوئی ہے۔ اس کے مقابلے میں باقی تمام فلمیں بہت پیچھے ہیں لیکن اس دوران ایک فلم ریلیز ہوئی ہے جس نے چھوا کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس فلم نے پہلے باکس آفس پر دھوم مچا دی اور اب اسے او ٹی ٹی پلیٹ فارم پر بھی کافی پسند کیا جا رہا ہے۔ ٹورسٹ فیملی فلم 29 اپریل 2025 کو سینما گھروں میں ریلیز ہوئی تھی۔ رپورٹس کے مطابق اس فلم کا بجٹ 7 کروڑ روپے تھا۔ جب یہ فلم ریلیز ہوئی تو اسے زیادہ تشہیر نہیں ملی۔ فلم بغیر کسی دھوم دھام کے ریلیز ہوئی لیکن اس فلم کو بہت پسند کیا جانے لگا۔ یہی وجہ ہے کہ 7 کروڑ کے بجٹ میں بننے والی اس فلم کی ایک بار کمائی شروع ہوئی تو رکی نہیں۔ رپورٹس پر یقین کیا جائے تو فلم نے اپنے بجٹ سے 13 گنا زیادہ کما کر خود کو ثابت کیا۔ سال 2025 میں اب تک کوئی فلم یہ کارنامہ انجام نہیں دے پائی ہے۔ 2025 میں کئی فلمیں ریلیز ہو چکی ہیں۔ بالی ووڈ اور ساؤتھ کی کئی فلموں نے اچھا کاروبار کیا ہے۔ وکی کوشل کی چھاوا کے علاوہ اس میں اکشے کمار کی اسکائی فورس اور کیسری چیپٹر 2، عامر خان کی ستارے زمین پر، اجے دیوگن کی ریڈ 2 اور کئی دیگر فلمیں شامل ہیں۔ وکی کوشل کی چھوا سال 2025 کی سب سے زیادہ کمائی کرنے والی فلم ثابت ہوئی ہے۔ اس فلم نے 800 کروڑ سے زیادہ کا بزنس کیا تھا اور اب تک کوئی اور فلم اس سال اس اعداد و شمار کے نصف کے قریب بھی نہیں پہنچ سکی ہے۔ لیکن پھر بھی 7 کروڑ کی ٹورسٹ فیملی نے اس فلم کو بڑے فرق سے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ چھوا کا بجٹ تقریباً 130 کروڑ روپے تھا اور فلم نے 800 کروڑ کی کمائی کی۔ یعنی اس فلم نے تقریباً 6 گنا زیادہ کمائی کی۔ دوسری جانب سلمان خان کا سکندر بھی اپنا بجٹ وصول نہیں کر سکی۔ عامر خان کی ستارہ زمین پر کا بجٹ 80 کروڑ روپے تھا اور ساکنلک کی رپورٹس کے مطابق اس فلم کا کلیکشن 260 کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ فلم اپنے بجٹ سے 3 گنا زیادہ کمانے میں کامیاب رہی ہے۔ ایسے میں یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ آنے والے وقت میں سال 2025 میں ٹورسٹ فیملی فلم کا یہ ریکارڈ کون توڑ سکتا ہے۔

بازی گر کی کہانی میری تھی ہدایت کار نے خاموشی سے شاہ رخ خان کو دیدیا: دیپک تیجوری

آپ نے شاہ رخ خان، کاجول اور شلپا شیٹی اسٹارر فلم بازی گر دیکھی ہوگی۔ بازی گر میں شاہ رخ نے منفی کردار ادا کیا۔ یہ کنگ خان کی پہلی منفی کردار والی فلم ہے جو ان کی زبردست اداکاری اور گانوں کی وجہ سے ہٹ ہوئی۔ اس فلم کو عباس-مستان برادران کی جوڑی نے ڈائریکٹ کیا تھا۔ اب 90 کی دہائی کے مقبول اداکار دیپک تیجوری نے 1993 میں ریلیز ہونے والی اس فلم کے حوالے سے چونکا دینے والا انکشاف کیا ہے۔ اپنے حالیہ انٹرویو میں اداکار نے فلم میں شاہ رخ خان کے کردار کے حوالے سے بڑا انکشاف کیا ہے۔ اس انٹرویو میں جب اداکار سے پوچھا گیا کہ کیا وہ فلم کھونے کا غم ہیں تو اداکار نے فلم بازی گر کا نام لیتے ہوئے چونکا دینے والی کہانی سنائی۔ دیپک نے کہا کہ میں اس کی زندہ مثال ہوں، عباس-مستان اس کی ہدایت کاری کرنے والے تھے، میں نے انہیں فلم کی کہانی سنائی، لیکن انہوں نے اسے ملتوی کر کے شاہ رخ کو دے دیا۔ اداکار نے مزید کہا کہ شاہ (شاہ رخ) اور میں دوست تھے، ان کے گھر پر 'A Kiss Before Dying' کی VHS کیسٹ تھی، میں نے اس کے بارے میں ان سے پوچھا، اس نے کہا آپ کا ڈائریکٹر میرے پاس آیا، اس ٹیپ کو چھوڑ دیا اور مجھے کہا کہ جب تک آپ جواب نہیں دیتے میں انتظار کروں گا اس لیے وہ میرا انتظار کرنے لگا۔ آخرکار ڈائریکٹر دیپک کے پاس صلح کرنے کے لیے آئے" انہوں نے معافی مانگی اور کہا براہ کرم ہمیں معاف کر دیں، ہم سے غلطی ہوئی، ہم اس کی تلافی کریں گے اور میں نے ان سے کہا کہ یہ ٹھیک ہے، ہم اسے بھول گئے ہیں، رہنے دو سب کچھ بہت خوشگوار تھا، اس مرحلے کو یاد کرتے ہوئے اداکار کا کہنا تھا کہ اس دوران حالات ایسے ہی چلتے تھے، ہمارے درمیان بہت اچھے تعلقات تھے، ہم میں سے کسی کو فلم ملتی تو دوسرا پیچھے ہٹ جاتا، اداکاروں کے درمیان کوئی دشمنی نہیں تھی، ہم میں کوئی رنجش نہیں تھی، ہم بہترین دوست تھے۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

تائیوان کوسٹ گارڈ نے چینی بحری جہازوں کو ڈونگشا کے پانیوں سے نکال دیا

تائی پے: تائیوان کی کوسٹ گارڈ ایڈمنسٹریشن (سی جی اے) نے بدھ کے روز کہا کہ کوسٹ گارڈ کا ایک بحری جہاز اس دن صبح سویرے روانہ کیا گیا تھا تاکہ دو چینی کوسٹ گارڈ بحری جہازوں کو تائیوان کے زیر کنٹرول پانیوں میں گھسنے والے بحیرۂ جنوبی چین میں ڈونگشا جزیرے سے باہر نکالا جاسکے۔ ایک بیان میں، سی جی اے ڈونگشا۔ نانشا برانچ نے کہا کہ چینی کوسٹ گارڈ جہاز 3105 کو بدھ کی صبح 50:12 بجے ڈونگشا جزیرے سے 25 ناٹیکل میل جنوب میں ڈونگشا جزیرے کے ارد گرد تائیوان کے دائرہ اختیار کے پانیوں میں داخل ہونے کا پتہ چلا۔ اس کا بحری جہاز Hsun Hu نمبر 8، جو کہ گشت پر تھا، جواب میں روانہ کیا گیا۔ جیسے ہی سن ہو نمبر 8 جہاز 3105 کی نگرانی کے لیے صبح 17:1 پر پہنچا، ایک اور چینی کوسٹ گارڈ جہاز، 3103، کو ڈونگشا جزیرے سے 22 ناٹیکل میل جنوب مغرب میں پایا گیا۔ سی جی اے کے مطابق، اس کی نگرانی بھی کی گئی اور علاقہ چھوڑنے کی وارننگ جاری کی گئی۔ سی جی اے نے کہا کہ دو چینی جہاز صبح 35:11 بجے کے قریب پانی سے نکلے، سن ہو نمبر 8 نے ان کی نقل و حرکت پر نظر رکھی۔ سی جی اے نے نوٹ کیا کہ کسی بھی چینی جہاز نے اپنے پگڈنڈیوں کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے جہاز سے باخبر رہنے کے لیے اپنے خودکار شناختی نظام کو آن نہیں کیا۔ انتظامیہ نے کہا کہ وہ اس امکان کو مسترد نہیں کرتی کہ جہاز تائیوان کی سمندری تعیناتی کی جانچ کر رہے تھے اور جاری سالانہ ہان کوانگ فوجی مشقوں کے دوران سی جی اے کے قانون نافذ کرنے والے وسائل کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ سی جی اے نے کہا کہ حالیہ برسوں میں چینی کوسٹ گارڈ کے بحری جہاز ڈونگشا اور کنمین کے قریب پانیوں میں کثرت سے گھس آئے ہیں، یہاں تک کہ بحیرہ جنوبی چین اور ہند بحرالکاہل کے علاقے میں پڑوسی ممالک کو بھی مشتعل کیا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ کارروائیاں علاقائی سلامتی اور استحکام کو نقصان پہنچاتی ہیں اور بین الاقوامی تعاون اور اعتماد سازی کے طریقہ کار کو متاثر کرتی ہیں۔ سی جی اے نے مزید کہا کہ وہ ڈونگشا کے پانیوں کی حفاظت اور تائیوان کی خودمختاری اور سمندری حقوق کی حفاظت کے لیے بڑے جہاز بھیجنا جاری رکھے گا۔ سی جی اے نے ہم خیال ممالک سے آزادی اور جمہوریت کے دفاع میں متحد ہونے اور آبنائے تائیوان اور ہند۔ بحرالکاہل کے خطے میں امن و استحکام کو برقرار رکھنے میں مدد کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔

پاکستان میں توہین رسالت قانون کے غلط استعمال کی تحقیقات کا مطالبہ

اسلام آباد: ایک اہم فیصلے میں، اسلام آباد ہائی کورٹ نے وفاقی حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ توہین رسالت کے قوانین کے مبینہ غلط استعمال سے متعلق گھرے پریشان کن کیس کی تحقیقات کے لیے 30 دن کے اندر کمیشن تشکیل دے۔ منگل کو سماعت کی صدارت کرتے ہوئے جسٹس سردار اعجاز اسحاق خان نے مزید ہدایت کی کہ کمیشن 4 ماہ میں اپنا کام مکمل کرے یا ضرورت پڑنے پر عدالت سے توسیع طلب کی جائے۔ یہ کیس متعدد درخواستوں کے گرد گھومتا ہے جس میں بلیک میلنگ اور پھنسانے کا الزام لگایا گیا ہے، جس میں کومل اسماعیل کے نام سے شناخت کی گئی ایک سایہ دار شخصیت پر مرکوز ہے، جو مبینہ طور پر شکایات درج ہونے کے فوراً بعد روپوش ہوگئی تھی۔ درخواست گزاروں کے مطابق، اس نے بات چیت شروع کر کے، ان کے الفاظ میں ہیرا پھیری کر کے، اور پھر ان پر توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگا کر آن لائن نوجوانوں کو نشانہ بنایا - ایک ایسا الزام جس کے سنگین نتائج برآمد ہوتے ہیں، بشمول ہجومی تشدد اور عمر قید یا موت۔ کارروائی نے دو خطرناک رجحانات کو نمایاں کیا ہے۔ سب سے پہلے، کمزور افراد خصوصاً نوجوانوں کو نشانہ بنانے کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کا استحصال سائبر کرائم کی ایک ابھرتی ہوئی شکل کی نمائندگی کرتا ہے جو جرائم کو مذہبی ہیرا پھیری کے ساتھ جوڑتا ہے۔ ایسے معاملات میں متاثرین کو مبینہ طور پر ہراساں کیے جانے، بلیک میل کرنے، اور قانونی کارروائی یا عوامی نمائش کی دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا جب تک کہ وہ رقم ادا نہیں کرتے یا غیر متعینہ مطالبات کی تعمیل کرتے ہیں۔ دوسرا، اور شاید زیادہ پریشان کن، توہین مذہب کے الزامات کو ہتھیار بنانا ہے - ایسے الزامات جو صرف واضح، حتمی اور ناقابل تردید ثبوتوں کے ساتھ لگائے جائیں۔ تیزی سے، اس طرح کے الزامات کو مادی فائدے یا ذاتی انتقام کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نہ صرف معصوم جانوں کو خطرے میں ڈالتا ہے بلکہ حقیقی مذہبی تحفظات کی سنجیدگی اور تقدس کو بھی مجروح کرتا ہے۔ کمیشن کے قیام کا حکم دے کر، اسلام آباد ہائی کورٹ نے بجا طور پر معاملے کی سنگینی کو اجاگر کیا ہے اور ادارہ جاتی احتساب کی جانب ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ ڈیجیٹل دور میں جہاں الفاظ کو فوری طور پر توڑا اور پھیلایا جاسکتا ہے، افراد اور مذہبی جذبات دونوں کے استحصال کو روکنے کے لیے فوری طور پر قانونی تحفظات کی ضرورت ہے۔ مجوزہ کمیشن کو فوری کیس کی تحقیقات سے آگے بڑھنے کا اختیار دیا جانا چاہیے۔ اس کے مینڈیٹ میں قانونی اصلاحات کی سفارش کرنا، ڈیجیٹل ٹریپمنٹ کے بارے میں عوامی بیداری پیدا کرنا، اور توہین رسالت کے جھوٹے الزامات کے لیے سخت سزائیں تجویز کرنا شامل ہونا چاہیے۔ اسے مذہبی عقیدے کے جائز تحفظ اور توہین مذہب کے قوانین کے مجرمانہ غلط استعمال کے درمیان فرق کرنے میں بھی مدد ملنی چاہیے۔ آزادانہ طور پر کام کرنے کی اجازت کے ساتھ، یہ کمیشن شہریوں کو بدنیتی پر مبنی استحصال سے بچانے اور ایسے قانون کی سالمیت کو بحال کرنے میں ایک اہم موڑ کے طور پر کام کرسکتا ہے جس کا اکثر غلط استعمال ہوتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ حکومت عدالت کی ڈیڈ لائن کو پورا کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ کمیشن سیاسی مداخلت یا کسی مذہبی سیاسی گروہ کے دباؤ کے بغیر کام کرے۔

بنگلہ دیش کی صورتحال کشیدہ

اتار چڑھاؤ اور غیر متوقع ہے۔ جماتو پارٹی

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی تیسری سب سے بڑی سیاسی جماعت، جماتو پارٹی نے وزیر اعظم شیخ حسینہ کے آبائی شہر، گوپال گنج میں ایک پرتشدد واقعے کے بعد ملک کے بگڑتے سیاسی ماحول پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ پارٹی کا دعویٰ ہے کہ آئندہ عام انتخابات کے لیے کوئی یکساں میدان نہیں ہے، اور فروری میں ہونے والے انتخابات کے لیے کوئی واضح تیاریاں نہیں کی جارہی ہیں۔ صورتحال بہت کشیدہ ہے، ظاہر ہے۔ جماتو پارٹی کے جنرل سکریٹری شاور پٹواری نے کہا کہ یہ بالکل بھی مستحکم نہیں ہے، بہت اتار چڑھاؤ اور غیر متوقع ہے۔ میرے خیال میں اگر ملک فروری میں الیکشن ہونے جارہا ہے، تو مجھے ایسی کوئی علامت نظر نہیں آرہی ہے کہ حکومتی مشینری اور سیاسی پارٹیاں حقیقی طور پر خود کو الیکشن کے لیے تیار کر رہی ہیں۔ سابق فوجی حکمران جنرل حسین محمد ارشاد کی طرف سے قائم کی گئی، جماتو پارٹی نے پہلے شیخ حسینہ کی عوامی لیگ کے ساتھ "گرینڈ الائنس" بنایا تھا۔ پٹواری کا خیال ہے کہ کشیدگی میں اس وقت اضافہ ہوا جب نیشنل سٹیزن پارٹی (این سی پی)، ایک گروپ جس نے حسینہ کو بے دخل کرنے کی تحریک کی قیادت کی، گوپال گنج کے عوامی لیگ کے گڑھ میں داخل ہوا۔ یہ خود ساختہ ہے۔ اگر این سی پی گوپال گنج جاتی ہے اور وہ شیخ حسینہ یا بنگ بندھو شیخ مجیب الرحمان کے خلاف نعرے لگاتی ہے، تو یہ لوگوں کو مشتعل کرے گی۔ شروع میں یہ ان کی جولائی کی تحریک کے لیے تھی، لیکن گوپال گنج کے لیے اس کا نام بدل کر "مارچ گوپال گنج" رکھ دیا گیا تھا۔ ایک نظریہ تھا کہ اس دن کے جذبات شیخ مجیب الرحمان کے شیخ حسینہ یا بنگ بندھو مجیب الرحمان کے خلاف تھے۔ پٹواری نے مزید کہا کہ بنگلہ دیش کے بعض علاقے مخصوص سیاسی جماعتوں کے گڑھ ہیں اور سیاسی دانشمندی کے ساتھ ان سے رابطہ کیا جانا چاہیے۔ "میرے خیال میں بنگلہ دیش میں کچھ پارٹیاں بہت مقبول ہیں، جیسے بوگورہ، جہاں بی این پی مقبول ہے؛ رنگپور، جہاں جماتو پارٹی مقبول ہے؛ اور گوپال گنج، جہاں عوامی لیگ بہت مقبول ہے۔ وہاں جاکر انتشار پھیلانا عقلمندی نہیں ہے۔ میرے خیال میں اس وقت گوپال گنج جانا سیاسی طور پر غیر دانشمندانہ فیصلہ تھا۔ پہلے بہت سے ریاستی رہنماؤں کو غیر ضروری، غیر ضروری اور غیر ضروری طور پر گریز کیا گیا تھا۔

بی وائی سی کے رہنماؤں کی ریمانڈ میں مزید ۱۵ ؍دن کی توسیع

کوئٹہ: ڈاکٹر مہرنگ بلوچ اور بلوچ یکجہتی کمیٹی (بی وائی سی) کے پانچ دیگر رہنماؤں کو جمعہ کے روز کوئٹہ میں انسداد دہشت گردی کی عدالت میں پیش کیا گیا جسے بہت سے لوگوں نے "شیمانہ" اور "اسکرپٹڈ" سماعت قرار دیا ہے۔ جج محمد علی مبین کی سربراہی میں عدالت نے پولیس کی درخواست پر کارکنوں کے جسمانی ریمانڈ میں مزید 15 روز کی توسیع کر دی۔ عدالتی کارروائی قانونی خلاف ورزیوں اور اختیارات کے ناجائز استعمال کے سنگین الزامات سے متاثر ہوئی۔ ڈاکٹر مہرنگ نے ایک ویڈیو کلپ میں مختصر بات کرتے ہوئے اس عمل کے منصفانہ ہونے پر شکوک کا اظہار کیا۔ انہوں نے ریمارکس دیے کہ ہمیں معلوم ہے کہ فیصلہ ہو چکا ہے، آپ ابھی اعلان کریں گے۔" اس نے ریمانڈ کی مدت کے دوران بی وائی سی رہنماؤں کے حقوق سے محرومی پر مزید روشنی ڈالی، یہ کہتے ہوئے کہ انہیں اور اس کے ساتھی نظر بندوں کو ان کے اہل خانہ سے ملاقاتوں سے انکار کیا گیا اور انہیں قانونی دستاویزات جیسے کہ پاور آف اٹارنی فارم پر دستخط کرنے سے روکا گیا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اس نے اور اس کے ساتھی نظر بندوں نے ان کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک کے خلاف جیل کے اندر علامتی بھوک ہڑتال کی۔ سماعت کے فوراً بعد جاری ہونے والے ایک بیان میں بلوچ یکجہتی کمیٹی نے جاری قانونی کارروائیوں کی مذمت کرتے ہوئے اسے بنیادی حقوق کی صریح خلاف ورزی قرار دیا۔ بیان کے مطابق، کارکنوں کو چار ماہ سے زائد عرصے سے غیر قانونی طور پر حراست میں رکھا گیا تھا، جس کا کوئی واضح قانونی جواز نہیں تھا۔ انہیں پہلے سخت 3 ایم پی او (مینٹیننس آف پبلک آرڈر) قانون کے تحت تین ماہ تک حراست میں رکھا گیا اور پھر بغیر کسی اطلاع کے مزید دس دن تک ان سے رابطہ رکھا گیا۔ بیان میں مزید الزام لگایا گیا ہے کہ حکام پرانے اور کمزور مقدمات کو اپنی حراست کو جواز فراہم کرنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں، اور زیر حراست افراد کو ان کے وکلا اور خاندان کے افراد سے ملنے سے روک رہے ہیں، جو براہ راست قانونی طریقہ کار کی خلاف ورزی ہے۔ کمیٹی نے عدالتی عمل میں شفافیت کے فقدان پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ واضح رہے کہ جب جمعے کو دس روزہ ریمانڈ کی میعاد ختم ہوئی تو کارکنوں کو خفیہ طور پر پچھلے دروازے سے عدالت میں لایا گیا، یہ طریقہ کار عام طور پر ججوں کے لیے مخصوص ہوتا ہے، بظاہر ان کے وکلاء کو سماعت میں شرکت سے روکنے کی کوشش میں۔ بیان میں نشاندہی کی گئی کہ ریمانڈ کی میعاد ختم ہونے کے باوجود کوئی تفتیشی رپورٹ عدالت میں پیش نہیں کی گئی اور جج نے دفاع کی جانب سے قانونی دلائل کو مدنظر رکھے بغیر صرف سرکاری پراسیکیوٹر کی زبانی درخواست کی بنیاد پر مزید 15 روزہ ریمانڈ منظور کیا۔

پاکستان مقبوضہ کشمیر میں صحافت کو شدید بحران کا سامنا

مظفر آباد: پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر میں، جو کبھی صحافتی آوازوں سے گونجتا تھا، ایک خاموش بحران سامنے آرہا ہے: پرنٹ میڈیا کا خاتمہ۔ ایک بار ایک دن میں 000,10 سے زیادہ کاپیاں چھپنے کے بعد، مظفر آباد میں اخبارات اب 900 سے بھی تجاوز کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ یہ ڈرامائی کمی آزادی صحافت کے پاکستان کے دعووں کے پیچھے کی کھوکھلی حقیقت کو بے نقاب کرتی ہے۔ پاک مقبوضہ جموں و کشمیر میں صحافیوں کو بے مثال استحصال کا سامنا ہے۔ میڈیا ہاؤسز کے مالکان ترقی پزیر پبلیکیشنز چلانے کے بہانے بڑی سرکاری سبسڈی جمع کرتے ہیں لیکن اپنے عملے کو بنیادی تنخواہیں بھی ادا کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ ایک مقامی صحافی نے کہا کہ ہماری آوازیں مالی گھٹن کے نیچے دب کر رہ گئی ہیں۔ ادارتی مواد میں اختلاف کو فوری سزا دی جاتی ہے۔ رپورٹرز کو بغیر کسی وجہ کے نوکری سے نکال دیا جاتا ہے، کمیشن سے انکار کیا جاتا ہے، اور خود کو بچانے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ایک اور صحافی نے کہا، "ہم زمین سے سچ کی رپورٹنگ کرتے ہوئے اپنی جان خطرے میں ڈالتے ہیں۔ لیکن ہمارا انعام ذلت اور بھوک ہے۔ پریس مالکان اور کارکنوں کے درمیان تناؤ عروج پر پہنچ گیا ہے۔ بہت سے صحافیوں نے عوامی طور پر ریاستی مداخلت کا مطالبہ کیا ہے کہ کم از کم اجرت 000,40 روپے مقرر کی جائے اور ان دکانوں کے لائسنس منسوخ کیے جائیں جو تنخواہیں روکتے ہیں۔ پاک مقبوضہ جموں و کشمیر کے ایک سینئر پریس ورکر نے کہا، "وہ ہر سال حکومت سے لاکھوں جمع کرتے ہیں، پھر بھی مواد تخلیق کرنے والوں کو ادائیگی کرنے سے انکار کرتے ہیں۔" یہ محض میڈیا کی بدانتظامی کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ریاست کی طرف سے فعال دباؤ ہے۔ پریس کی حالت زار کو نظر انداز کرتے ہوئے، اسلام آباد اپنے مقبوضہ علاقے میں آزاد آوازوں کو خاموش کرنے میں ملوث ہونے کا اشارہ دیتا ہے۔ ایک ایسے خطہ میں جو پہلے سے ہی سیاسی محرومی کا شکار ہے، صحافت کی گرفت لوگوں سے ان کے معلومات اور جوابدہی کے حق کو مزید چھین لیتی ہے۔ پاک مقبوضہ جموں و کشمیر میں پریس کا جو بچا ہوا ہے وہ محاصرے میں ہے، جس میں کوئی حفاظتی جال یا تحفظات موجود نہیں ہیں۔ پاکستان کے جمہوریت اور آزادی صحافت کے عالمی دعوے پی او جے کے کے سنگین حقائق سے عیاں ہیں، جہاں صحافیوں کو نہ صرف خاموش کرایا جاتا ہے، بلکہ ریاست کی طرف سے منظور شدہ نظر انداز، سنسر شپ اور استحصال کے ذریعے ان کا گلا گھونٹ دیا جاتا ہے۔

تبتی شناخت پر چین کی خاموش جنگ: بورڈنگ اسکول کا بحران

لہاسا: تبت کے ایک پُرسکون گوشے میں، بین الاقوامی جانچ سے بہت دور، ایک بچہ ہر صبح اٹھ کر مینڈارن میں بولنے کی آواز سنتا ہے جو اس کے آبائی گاؤں میں نہیں بولی جاتی۔ لاکھوں تبتی بچوں کی طرح، اسے چین کے سرکاری بورڈنگ اسکول کی سخت دیواروں کے اندر قید کر کے اپنے خاندان اور برادری سے زبردستی الگ کر دیا گیا ہے۔ اس کی مادری تبتی زبان پر پابندی ہے، ثقافتی رسومات ممنوع ہیں، اور خاندانی دوروں کو سختی سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ یہ بچہ اکیلا نہیں ہے۔ وہ ایک ایسی نسل کی نمائندگی کرتا ہے جو اپنی ثقافتی شناخت کو کھونے کے خطرے سے دوچار ہے، جس کا شکار ماہرین چینی حکومت کی طرف سے جبری انضمام کی ایک منظم مہم کہتے ہیں۔ کم از کم 2021 کے بعد سے، دس لاکھ سے زیادہ تبتی بچوں کو، جن میں سے کچھ کی عمریں چار سال تک ہیں، کو چینی حکومت کے زیر انتظام بورڈنگ اسکولوں میں رکھا گیا ہے۔ جب کہ ان اسکولوں کو سرکاری طور پر تعلیم کے راستے کے طور پر فروغ دیا جاتا ہے، انسانی حقوق کے گروپ، بشمول تبت ایکشن انسٹی ٹیوٹ، ایک بہت سنگین اور فوری حقیقت کی اطلاع دیتے ہیں جس کی نشان دہی جبری انضمام، شناخت مٹانے، اور بار بار بدسلوکی سے ہوتی ہے۔ صورتحال ابتر ہوتی جارہی ہے، اور فوری توجہ کا متقاضی ہے۔ ایک خاص طور پر پریشان کن واقعہ 2021 میں چمڈو نمبر 1 ایلیمنٹری اسکول میں پیش آیا، جہاں سیکیورٹی فوٹیج میں ایک استاد نے ایک طالب علم پر کرسی سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہوا۔ اگرچہ فوٹیج مختصر طور پر آن لائن ظاہر ہوئی، چینی حکام نے اسے فوری طور پر ہٹا دیا۔ یہ مثال ان اداروں میں تبتی نوجوانوں کی طرف سے چھپے تشدد کو واضح کرتی ہے۔ 2020 میں تبت سے فرار ہونے والے تبت کے تعلیمی سماجیات کے ماہر ڈاکٹر گیل لو نے اسکول کی پالیسی کو ثقافتی نسل کشی قرار دیا ہے۔ وہ بچوں کو ان کی زبان، خاندانوں اور روایات سے الگ کرنے کی دانستہ کوشش پر زور دیتا ہے، جس سے بہت سے لوگوں کو ان کے اپنے ورثے سے الگ کر دیا جاتا ہے۔ ہیومن رائٹس واچ، ایمنسٹی انٹرنیشنل، اور اقوام متحدہ نے چین کی بورڈنگ اسکول پالیسی کی مذمت کی ہے، اسے فوری طور پر وسیع تر زیادتیوں کا حصہ قرار دیا ہے جس کا مقصد زبردستی انضمام کرنا ہے۔ رپورٹس ان حالات کو براہ راست پریشانی، ڈپریشن، اور لگاؤ کے عوارض سے جوڑتی ہیں جو جاری، نقصان دہ خاندانی علیحدگی سے پیدا ہوتی ہیں۔ مداخلت کی ضرورت فوری ہے۔ بورڈنگ اسکول کا بحران تبتی ثقافت پر چین کے حملے کے مرکز میں کھڑا ہے، جبری انضمام کی نظامی پالیسیوں کے ذریعے زبان، روایت اور شناخت کو خطرہ ہے۔ تبتی مذہبی روایات میں چین کی مداخلت، اگرچہ اہم ہے، بورڈنگ اسکول کی وسیع مہم کی حمایت کرتی ہے جس کا مقصد بچوں کو ان کی ثقافتی جڑوں سے منقطع کرنا ہے۔ دلائی لامہ واضح رہے ہیں: اپنے جانشین کا تعین کرنے کا حق صرف تبتی عوام کے پاس ہے۔ اپنی 90 ویں سالگرہ کے موقع پر ایک حالیہ بیان میں، انہوں نے چین کے اختیار کے دعووں کو واضح طور پر مسترد کر دیا، جس میں بین الاقوامی تنازعے کی بنیادوں کو اجاگر کیا گیا۔

۱۰ ؍چینی جوڑوں نے تائیوان کی رجسٹریشن ترک کر دی۔ ایم اے سی

تائی پے: مین لینڈ افیئرز کونسل (ایم اے سی) نے کہا کہ بدھ تک، تقریباً 90 فیصد چینی میاں بیوی جنہوں نے تائیوانی سے شادی کی ہے، نے ثبوت فراہم کرنے کی شرط کی تعمیل کی ہے کہ انہوں نے چین میں اپنے گھریلو رجسٹریشن کو باضابطہ طور پر ترک کر دیا ہے، جب کہ 10 نے اپنے تائیوانی گھریلو رجسٹریشن کو ترک کرنے کا انتخاب کیا۔ ایم اے سی کے نائب وزیر لیانگ وین چیہ نے کہا کہ کونسل کے ذریعے ٹریک کیے گئے 156,12 چینی میاں بیوی میں سے 10 کا صرف 0.0008 فیصد حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے اپنے تائیوانی شریک حیات کی موت، چین میں سماجی بہبود تک رسائی اور وراثت کے حقوق سمیت مختلف وجوہات کی بنا پر اپنے گھر کی رجسٹریشن ترک کر دی۔ نیشنل امیگریشن ایجنسی نے اپریل کے اوائل میں کچھ چینی میاں بیوی کو نوٹس بھیجے جس میں درخواست کی گئی کہ وہ نوٹس موصول ہونے کے تین ماہ کے اندر چین میں اپنے گھریلو رجسٹریشن کو ترک کرنے کا ثبوت پیش کریں۔ تائیوان ایریا اور مین لینڈ ایریا کے لوگوں کے درمیان تعلقات کو کنٹرول کرنے والے ایکٹ میں کہا گیا ہے کہ "تائیوان کے علاقے کے لوگوں کی زمین میں گھریلو رجسٹریشن نہیں ہوسکتی ہے۔" جو لوگ اس شق کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہ "تائیوان کے علاقے کے لوگوں کی حیثیت سے اس کی حیثیت سے محروم ہو جائیں گے۔ لیانگ نے اپریل میں کہا کہ جو لوگ اپنی "تائیوان کی حیثیت" کھو دیتے ہیں، یعنی تائیوان میں ان کی گھریلو رجسٹریشن، وہ بھی تائیوان کی شہریت سے محروم ہو جائیں گے۔ کونسل نے کہا کہ 569,6 چینی میاں بیوی نے ثبوت جمع کرائے ہیں کہ انہوں نے اپنی چینی گھریلو رجسٹریشن ترک کر دی ہے۔ لیانگ نے کہا کہ مزید 287,4 جنہوں نے استثنیٰ یا التوا کے لیے کوالیفائی کیا ہے۔ دریں اثنا، کونسل کی جانب سے شناخت کیے گئے 290,1 چینی میاں بیوی سے یا تو ابھی تک رابطہ نہیں کیا گیا ہے یا انہوں نے جواب نہیں دیا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ کونسل ان کے گھریلو رجسٹریشن کو اس وقت تک منسوخ نہیں کرے گی جب تک کہ وہ کامیابی سے نہیں پہنچ جاتے۔

آزاد خیال آوازوں کو خاموش کرنے کے لیے پیکا کا استحصال کیا جارہا ہے۔ مقررین

اسلام آباد: پاکستان میں آزادی اظہار کی بڑھتی ہوئی رکاوٹوں پر قومی گول میز مباحثے میں مقررین نے الیکٹرانک جرائم کی روک تھام (ترمیمی) (ایکٹ (پیکا) 2025 میں حالیہ ترامیم کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ملک بھر میں اس قانون کا استحصال کیا جارہا ہے بنیادی طور پر آزاد اور خود مختار آوازوں کو خاموش کرنے کے لیے۔ گفتگو میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ پیکا کا غلط استعمال نہ صرف روایتی صحافت اور میڈیا کی آزادیوں کو متاثر کر رہا ہے بلکہ ڈیجیٹل جگہوں کو بھی بند کر رہا ہے۔ گول میز کانفرنس کا اہتمام ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان (HRCP) نے کیا تھا اور اسے یورپی یونین کی حمایت حاصل تھی۔ اپنے ابتدائی کلمات میں ماہر سیاسیات ڈاکٹر محمد وسیم نے کہا کہ بہت سے ممالک میں آزادی اظہار کو کچلا جارہا ہے اور انہوں نے امریکہ اور بھارت کی مثالیں دیں جہاں اختلافی آوازوں کو دبانا طاقت کے حصول کا باعث بن رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ انسانی حقوق اور آزادی کے لیے جدوجہد کو تیز کیا جائے۔ کئی مقررین نے آن لائن مواد تیار کرنے والوں کے خلاف حالیہ کارروائیوں میں مناسب عمل کی کمی کی طرف اشارہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ پیکا کو سوشل میڈیا پر غیر سیاسی پوسٹوں کے خلاف استعمال کیا جارہا ہے، جبکہ کوئی بھی حکام پارلیمنٹ کو ایسے کیسز کا ڈیٹا یا تفصیلات فراہم نہیں کر رہا۔ گول میز اجلاس میں ایک حالیہ کیس پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا جہاں اسلام آباد کی ایک مقامی عدالت نے صرف ایف آئی اے کی انکوائری رپورٹ کی بنیاد پر 27 یوٹیوب چینلز کو بند کرنے کا حکم دیا۔ تاہم نہ تو ایف آئی اے اور نہ ہی عدالت نے کوئی نوٹس جاری کیا اور نہ ہی ملزمان کو قانونی کارروائی فراہم کی۔ ڈیجیٹل رائٹس ایکٹیوسٹ فریحہ عزیز کے زیر انتظام، شرکاء نے مشاہدہ کیا کہ جعلی خبروں، نفرت انگیز تقاریر اور انتہا پسندی کو فروغ دینے جیسے مسائل کا مقابلہ کرنے کے لیے حکومت کو متبادل حل پیش کرنے کی ضرورت ہے، جبکہ پیکا کو واپس لینے کا مطالبہ بھی کیا۔ محترمہ عزیز نے وضاحت کی کہ پیکا ایف آئی اے کو مبہم اور وسیع اختیارات دیتا ہے، اور قانون کے غلط استعمال کی وجہ سے نہ صرف صحافی بلکہ سماجی کارکنان اور وکلاء کو بھی ظلم و ستم کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تقریباً ایک دہائی قبل، اس وقت کے وزیر برائے آئی ٹی نے پیکا کے فوائد کے بارے میں بڑے بڑے دعوے کیے تھے لیکن اس کے بعد سے وہ غلط ثابت ہوئے ہیں۔ فریحہ عزیز نے کہا، "مسلم لیگ ن نے یہ قانون لایا، پی ٹی آئی نے اسے بڑھایا، پی پی پی نے اس کی حمایت کی اور ان سب کو نقصان اٹھانا پڑا۔ فریحہ عزیز نے مزید کہا، نئی ترامیم سب کے لیے تکلیف کا باعث ہوں گی۔ اینکر پرسن ابسا کومل نے گرفتاریوں سے لے کر معاشی دباؤ اور ادارہ جاتی دھمکیوں میں سنسر شپ کے ہتھکنڈوں میں تبدیلی کا مشاہدہ کیا، جس سے بہت سے لوگ خود کو سنسر کر رہے تھے۔ دریں اثنا، ایچ آر سی پی کی شریک چیئر منیزے جہانگیر نے خبردار کیا کہ حکام سول سوسائٹی اور میڈیا کے اندر تقسیم کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں، اور اس نے تمام متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کے اتحاد کی وکالت کی۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ پیکا کے خلاف مزاحمت کی قیادت کرنے کی کلیدی ذمہ داری پی ایف یو جے پر عائد ہوتی ہے۔

شورش کے دوران بلوچستان میں پبلک ٹرانسپورٹ کے لیے حفاظتی اقدامات میں اضافہ

بلوچستان: بڑھتے ہوئے سیکیورٹی خدشات اور عسکریت پسندوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے، بلوچستان کے سوراب ضلع میں حکام نے تمام پبلک ٹرانسپورٹ گاڑیوں کے لیے نئے حفاظتی اقدامات کو لازمی قرار دیا ہے، بشمول پرائیویٹ سیکیورٹی گارڈز، جی پی ایس ٹریکنگ، ایمرجنسی الارم، اور سی سی ٹی وی کیمرے، جو 21 جولائی 2025 سے لاگو ہوں گے۔ یہ ہدایت جولائی کے اوائل میں ضلع قلات میں نیمرگ کے قریب ایک مہلک حملے کے بعد دی گئی ہے، جہاں بلوچ لبریشن آرمی (BLA) نے ایک مسافر بس کو نشانہ بنایا، جس میں عام شہریوں کے بھیس میں پاکستانی سیکیورٹی اہلکاروں کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ ٹرانسپورٹ آپریٹرز نے بلوچستان میں بڑھتی ہوئی بدامنی اور ٹارگٹ حملوں کے درمیان حفاظت کو یقینی بنانے میں ریاست کی ذمہ داری پر جاری بحث کو اجاگر کرتے ہوئے۔

کوئٹہ میں جعلسازی کے الزام میں پانچ اہلکار اور طالب علم گرفتار

کوئٹہ: اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ نے بلوچستان بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کوئٹہ کے 5 اہلکاروں اور ایک طالب علم کو جعلی تعلیمی دستاویزات کے اسکینڈل اور اس میں بورڈ کے بعض افسران کے مبینہ ملوث ہونے کے بعد گرفتار کرلیا۔ اے سی ای حکام نے بتایا کہ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ بورڈ کے پانچ اہلکار مبینہ طور پر ریکارڈ اور تعلیمی اسناد کے ساتھ چھیڑ چھاڑ میں ملوث تھے اور اس لیے انہیں حراست میں لے لیا گیا۔ ان کی شناخت ایڈیشنل کنٹرولر نور احمد، ڈپٹی کنٹرولر منور حسین، اسسٹنٹ سیکرٹری محمد اسلم، اسسٹنٹ سعید احمد اور عبدالقدیم کے نام سے ہوئی ہے۔ ایک طالب علم سعید اللہ کو بھی حراست میں لے لیا گیا، جسے بورڈ حکام نے مبینہ طور پر اس کے تعلیمی دستاویزات میں چھیڑ چھاڑ کر کے فائدہ پہنچایا۔ یہ کارروائی بلوچستان ہائی کورٹ (بی ایچ سی) کے حکم کے بعد کی گئی جس نے ایک آئینی درخواست کے جواب میں معاملے کی تحقیقات کا حکم دیا تھا۔ اے سی ای حکام پر مشتمل ایک ٹیم نے معاملے کی تحقیقات شروع کیں اور انہیں تحقیقات کے دوران پتہ چلا کہ واشک کے ایک طالب علم نے بورڈ کے کچھ اہلکاروں کے ساتھ مل کر غیر منصفانہ طور پر جعلی اور چھیڑ چھاڑ کی مارکس شیٹ حاصل کی اور اس دستاویز کو کوئٹہ کے بولان میڈیکل کالج میں داخلے کے لیے استعمال کیا۔ ٹیم نے متعلقہ دستاویزات جمع کیں، ملوث اہلکاروں کے بیانات قلمبند کیے اور انکوائری رپورٹ پیش کی۔ تحقیقات سے تصدیق ہوئی کہ طالب علم سعید اللہ نے جعلی مارکس شیٹ کی بنیاد پر بولان میڈیکل کالج میں داخلہ لیا، کیونکہ اس کے اصل نمبر میرٹ کے معیار سے کم تھے۔ رپورٹ میں یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ بورڈ کے کچھ عہدیداروں نے اپنے اختیارات کا غلط استعمال کیا، اعتماد کو توڑا، جعلسازی کا ارتکاب کیا اور سرکاری ریکارڈ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی۔ انکوائری رپورٹ کی بنیاد پر، بی ایچ سی نے اس سکینڈل میں ملوث تمام ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرنے اور قانونی کارروائی شروع کرنے کا حکم دیا۔

سنکیانگ میں اعضاء کی پیوند کاری کی توسیع

ایغور جبری اعضاء کی کٹائی پر خطرے کی گھنٹی بجائی

سنکیا: چین کے سنکیانگ ہیلتھ کمیشن کے ایک حالیہ اعلان میں 2030 تک خطے میں اعضاء کی پیوند کاری کے چھ نئے طبی ادارے قائم کرنے کے منصوبے کا انکشاف ہوا ہے، جس سے انسانی حقوق کے ماہرین اور طبی پیشہ ور افراد میں بڑے پیمانے پر خطرے کی تشویش پھیل گئی ہے۔ مجوزہ توسیع کو چین کے جبری اعضاء کی کٹائی کے متنازعہ اور بڑے پیمانے پر مذمت کی جانے والی مشق کے خطرناک اضافے کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ ٹرانسپلانٹ کی نئی سہولیات، جو دل، پھیپھڑوں، جگر، گردے، اور لبلبہ چھوٹی آنت کے ٹرانسپلانٹس کا احاطہ کرے گی، سنکیانگ میں ٹرانسپلانٹ مراکز کی کل تعداد کو نو کر دے گی۔ ٹرانسپلانٹ کی صلاحیت میں تیزی سے اضافے نے توسیع کے پیچھے محرکات کے بارے میں سنگین سوالات اٹھائے ہیں، خاص طور پر جبری اعضاء کی کٹائی کی دستاویزی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور چین کے اعضاء کی پیوند کاری کے نظام میں شفافیت کی کمی کی روشنی میں۔ وینڈی راجرز، ممتاز پروفیسر آف دی کلینیکل اتھکس اور چائنا ٹرانسپلانٹ ایبس نے کہا سنکیانگ میں یہ بڑے پیمانے پر پھیلاؤ- ایک خطہ جو پہلے ہی منظم جبر کی جانچ کے تحت ہے- اس بارے میں گہرے پریشان کن سوالات اٹھاتا ہے کہ اعضاء کہاں سے آئیں گے۔ علاقے کے سرکاری اعضاء کے عطیہ کی شرح کے پیش نظر پیوند کاری کی صلاحیت میں اس طرح کے اضافے کا کوئی جواز نہیں ہے، جو قومی اوسط سے بہت کم ہے۔ "سنکیانگ کے سرکاری اعضاء کے عطیہ کی شرح حیران کن حد تک کم ہے، جو کہ فی ملین افراد پر صرف 0.69 ہے، جو چین کی دعویٰ کردہ قومی اوسط 6.4 سے بہت کم ہے۔ اس کے باوجود اس خطے میں جلد ہی ان صوبوں سے کہیں زیادہ ٹرانسپلانٹ کی سہولیات میسر ہوں گی جن سے ملتی جلتی یا اس سے بھی زیادہ آبادی اور معیشتیں ہوں گی، جیسے گانسو، جلن اور گوئزو۔ ماہرین سوال کر رہے ہیں کہ رضاکارانہ عطیہ کی کم شرح اور اس حقیقت کے پیش نظر کہ اس خطے میں اعضاء کی پیوند کاری کی مانگ میں کوئی واضح اضافہ نہیں ہوا، پیوند کاری کی صلاحیت میں اتنا اضافہ کیوں ضروری سمجھا جاتا ہے۔ "توسیع سے پتہ چلتا ہے کہ چینی حکام سنکیانگ میں کیے جانے والے ٹرانسپلانٹس کی تعداد میں اضافے کی توقع کر رہے ہیں۔

امریکہ عالمی انٹرنیٹ لنکس میں چینی ٹیک کو بلاک کرنے کیلئے کوشاں

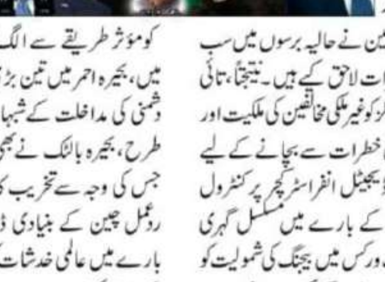

واشنگٹن: عالمی انٹرنیٹ انفراسٹرکچر میں چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنے کے مقصد سے ایک اہم کارروائی میں، یو ایس فیڈرل کمیونیکیشن کمیشن (ایف سی سی) نے نئے ضوابط کو لاگو کرنے کے منصوبوں کا انکشاف کیا جو چینی ٹیکنالوجی یا کمپنیوں کو شامل کرنے پر امریکہ سے منسلک کسی بھی زیر سمندر مواصلاتی کیبلز کو ممنوع قرار دے گا۔ ایف سی سی کے چیئر برینڈن کار نے کہا کہ غیر ملکی مخالفین، خاص طور پر چین نے حالیہ برسوں میں سب میرین کیبل کے بنیادی ڈھانچے کو خطرات لاحق کیے ہیں۔ نتیجتاً، تائی پے ٹائمز کے مطابق، ہم اپنی آبدوز کیبلز کو غیر ملکی مخالفین کی ملکیت اور رسائی کے ساتھ ساتھ سائبر اور جسمانی خطرات سے بچانے کے لیے اقدامات کر رہے ہیں۔ امریکہ نے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر پر کنٹرول حاصل کرنے کے چین کے ارادوں کے بارے میں مسلسل گہری تشویش کا اظہار کیا ہے، عالمی ڈیٹا نیٹ ورکس میں بیجنگ کی شمولیت کو جاسوسی اور تخریب کاری کے لیے ایک اہم خطرہ سمجھ کر۔ 99 فیصد بین الاقوامی انٹرنیٹ ٹریفک لے جانے کے لیے ذمہ دار 400 سے زیادہ زیر سمندر کیبلز کے ساتھ، ممکنہ خطرات وسیع ہیں۔ 2020 سے، امریکی ریگولیٹرز پہلے ہی قومی سلامتی کے خدشات کی وجہ سے ریاستہائے متحدہ اور ہانگ کانگ کے درمیان چار مجوزہ کیبل کنکشنز کو مسترد کر چکے ہیں۔ ایف سی سی نے غیر ملکی مخالفوں کی مداخلت کے خلاف زیر سمندر کیبلز کی حفاظت کو تقویت دینے کے لیے اضافی اقدامات پر عوامی رائے جمع کرنے کے منصوبوں کا بھی اعلان کیا۔ حالیہ واقعات نے ان خطرات کو اجاگر کیا ہے۔ 2023 میں، تائیوان نے الزام لگایا کہ چینی بحری جہازوں نے جان بوجھ کر ماٹسو جزائر پر انٹرنیٹ کیبلز کاٹ دی ہیں، جس سے علاقے کو مؤثر طریقے سے الگ تھلگ کیا گیا ہے۔ اس سال کے شروع میں، بحیرہ احمر میں تین بڑی کیبلز، جو یورپ اور ایشیا کو جوڑتی ہیں، دشمنی کی مداخلت کے شبہات کے درمیان مسلسل نقصان پہنچا۔ اسی طرح، بحیرہ بالٹک نے بھی اسی طرح کی رکاوٹوں کا سامنا کیا ہے، جس کی وجہ سے تخریب کاری کی تحقیقات کی جارہی ہیں۔ امریکی ردعمل چین کے بنیادی ڈھانچے کو ہتھیار بنانے کی کوششوں کے بارے میں عالمی خدشات کو بڑھاتا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اپنی ٹیکنالوجی کو ضروری نظاموں میں ضم کر کے، چین کا مقصد اپنی نگرانی کی صلاحیتوں اور ڈیجیٹل کنٹرول کو وسیع کرنا ہے۔ جیسا کہ جغرافیائی سیاسی جدوجہد سمندر کی سطح کے نیچے پھیلی ہوئی ہے، واشنگٹن عالمی انٹرنیٹ ریڑھ کی ہڈی پر بیجنگ کے اثر و رسوخ کے خلاف سخت موقف اختیار کر رہا ہے، جیسا کہ تائپے ٹائمز نے نتیجہ اخذ کیا ہے۔

امریکی قانون سازوں نے بیجنگ کے ساتھ ڈی سی کے سسٹر سٹی تعلقات منقطع کرنے کا بل پیش کیا

واشنگٹن، ڈی سی: چیئرمین جان مولینار (آر-ایم آئی) نے کئی ریپبلکن قانون سازوں کے ساتھ مل کر ڈسٹرکٹ آف کولمبیا سسٹر سٹی انٹیگریٹی ایکٹ متعارف کرایا، یہ ایک قانون ساز اقدام ہے جس کا مقصد امریکی دارالحکومت کو غیر ملکی مخالف اثر و رسوخ سے بچانا ہے۔ واشنگٹن، ڈی سی کی مقامی حکومت کو امریکی قانون کے تحت غیر ملکی مخالفوں کے طور پر نامزد ممالک میں واقع دائرہ اختیار کے ساتھ سسٹر سٹی کے تعلقات میں داخل ہونے یا برقرار رکھنے سے منع کرے گا۔ ان میں چین، روس، ایران اور شمالی کوریا شامل ہیں۔ چیئرمین مولینار نے ایس سی سی پی کی ریلیز میں کہا کہ واشنگٹن، ڈی سی میں، ہمارے شہری آزادانہ تقریر اور اسمبلی کے حقوق سے لطف اندوز ہوتے ہیں، بیجنگ کے لوگوں کو سی سی پی کے اصول کے تحت آزادیوں سے انکار کیا جاتا ہے۔ چین انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزیوں کی وجہ سے ڈی سی کے سسٹر سٹی کے شراکت داروں میں نمایاں ہے، جس سے یہ تعلق خاصا خطرناک ہے۔ ایس سی سی پی نے نوٹ کیا کہ یہ قانون سازی کا اقدام چیئرمین مولینار کی طرف سے ڈی سی میئر موریل باؤزر کو لکھے گئے خط کے بعد ہے جس میں بیجنگ کے ساتھ شہر کے سسٹر سٹی تعلقات کو ختم کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ خط میں تعلقات کو سی سی پی کے پروپیگنڈے کے لیے ایک ویکٹر قرار دیا گیا ہے اور چینی عوام کے ساتھ یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہونے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے